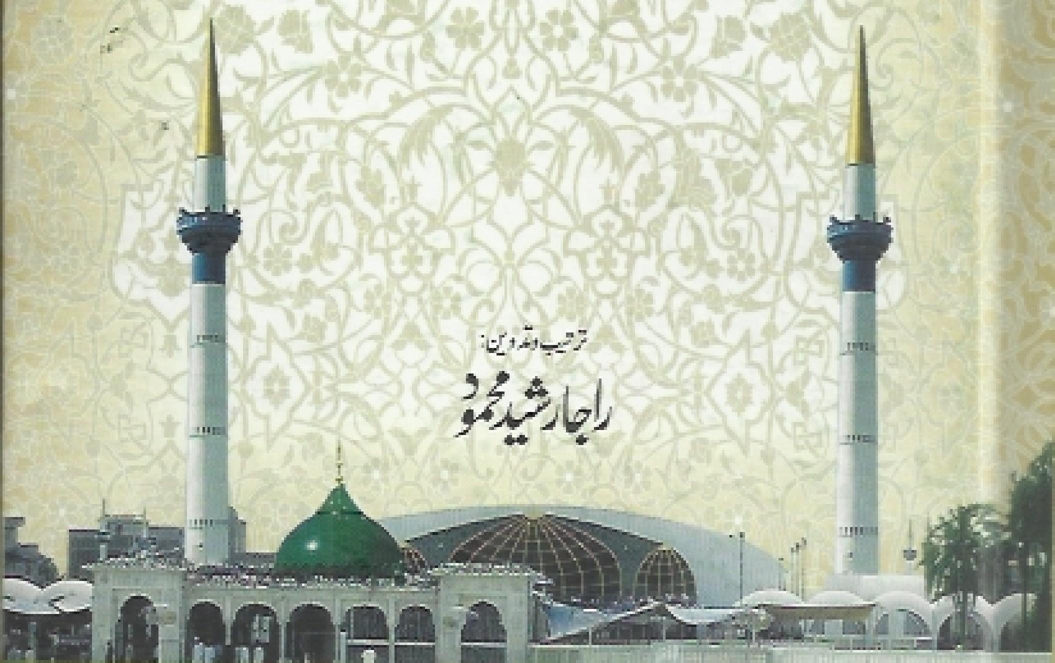
نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ترتیب و تدوین:

راجا رشید محمود



نذرِ داتا رحمۃ اللہ

(سیّد ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ ہائے عقیدت)

ترتیب و تدوین:

راجا رشید محمود

(مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور)

ناشر:

شان میرانؒ ویلفیئر ٹرسٹ

177- شادمان 1۔ لاہور

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

(مناقب داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا ایک اور مجموعہ)

مرتب: راجا رشید محمود

کمپوزنگ/ ڈیزائننگ: اظہر محمود (مدنی گرافکس)

پروف خوانی: راجا اختر محمود

طباعت: مدنی گرافکس (پرنٹرز/ پبلشرز)۔ ایبک روڈ۔ لاہور

اشاعت: اول (۲ فروری ۲۰۱۰/ ۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ)

ہدیہ: عقیدتِ اولیاء اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

شائع کردہ:

کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری

بانی شانِ میراںؒ ویلفیئر ٹرسٹ

فہرست

پنجابی مناقب

☆☆☆☆☆

نذرِ داتا رحمہ اللہ

☆ ایک حق شناس ہستی............ جس نے اپنی دولتِ حق رسی کو عام کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور اسے کفرستانِ ہند کے باسیوں میں بانٹ دیا۔

☆ ایک فنا فی اللہ بندہ............ جس کا دل وصلِ ذات کی لذتوں سے بہرہ مند تھا۔ جس کے سر پر طریقت کا ایسا تاج زرفشاں تھا جس سے نورِ شریعت کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ جس کی آنکھیں لوگوں کے باطن میں جھانک سکتی تھیں۔ جس کی زبان کائنات کے اسرار و غوامض کی گرہیں کھولتی رہی۔ جس کے ہاتھ گرتے ہوؤں کو سہارا دیتے تھے۔ اور جس کے قدم انسانیت کی بھلائی کی خاطر اُٹھتے رہے۔

☆ ایک سراپا اخلاص شخص............ جس نے اپنے حالاتِ حیات تک کو اخفا کی گپھا میں نظر بند رکھا لیکن عرفانِ الٰہی کے پیغام کو اپنی گفتار اور گفتار سے زیادہ کردار کے ذریعے اہلِ ہند کے دلوں میں راسخ کیا۔

☆ تبلیغِ اسلام کا ایک بطلِ جلیل............ جس نے محبت اور انسانیت کے گلستانِ معانی سے رُشد و ہدایت کی خوشبو پھیلائی جس نے راہ گم کردہ کو راہِ تسلیم و رضا دکھائی۔ جس نے خود ساختہ "خداؤں" کے چنگل میں قید لوگوں کو آزادی دلا کر تدبّر و تفکّر کی وساطت سے اصل تخلیق کار کے در پر جھکنا سکھایا اور سمجھایا کہ یہ سرفگندگی ہی درحقیقت دُنیا و عقبیٰ میں سرفرازی و سربلندی کا واحد ذریعہ ہے۔

☆ ایک صاحبِ دل فرد............ جو افراد کے دلوں کو مسخر کرتا گیا، انھیں سیئات سے بچاتا اور حسنات کی راہ پر چلاتا رہا۔ جس کی تعلیمات نے رہتی دُنیا تک کے لیے حجاباتِ ذات اُٹھا دیے اور کفر و ضلالت کے پردے فاش کر دیے۔ وہ کشّافِ رازہائے دروں رہا۔

☆ دانش کا ایک کوہِ گراں .... جو علم کی پہنائیوں اور ظلمت و جہالت کی تنگنائیوں کا حقیقت آشنا تھا۔ جس نے علم معرفت کو اپنے افکار کے ذریعے متلاشیانِ حق کے لیے پانی کر دیا۔ متقدمین کے نظریات جس کی رگ رگ میں رچ چکے تھے اور اس نے خزینۂ علم کا منہ ''کشف المحجوب'' کے ذریعے کھول دیا۔ جس نے رہ نوردوں اور سالکوں کے لیے در پردہ حقیقتوں سے شناسائی کے راستے نکالے۔

جسے خزانۂ غیب سے اتنا کچھ عطا ہوا کہ ۹۶۶ برس کی شبانہ روز داد و دہش نے اس کی ''گنج بخشی'' میں کمی نہ آنے دی، بلکہ اس میں روز افزوں اضافے ہو رہے ہیں۔ حاجت مندیاں اس کے دروازے کو چھوتی اور دعائیں اس کے روضے سے مَس ہوتی ہوئی بابِ استجاب تک رسائی پالیتی ہیں۔ آج بھی روز و شب کے سب لمحے اس کے درِ جود و سخا کی کرم نمائیوں کے شاہد ہیں۔ ان گنت ہاتھ اس کے روضے کے گرد دعا کو اُٹھے ہوئے نظر آتے ہیں، لاتعداد سر اس کی عظمت کے احساس سے جھکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور لاکھوں زبانیں اس سے استمداد کی خواہاں ہیں۔

ان میں سے ۱۳۲ آوازیں جن میں عقیدت کا ردھم، محبّت کی موسیقیت، شعر وسخن کا آہنگ تھا اور ''سیّد ہجویر'' سے نظرِ کرم کی درخواست تھی، احقر نے ۲۰۰۶ میں ''مناقب سیّدِ ہجویرؒ داتا گنج بخشؒ'' کے نام سے مُرتّب کیں اور شانِ میراںؒ ویلفیئر ٹرسٹ نے ۲۰۸ صفحوں پر چھاپ دیں۔ اب پھر کچھ منقبتیں نذرِ اہلِ محبّت ہیں۔

راجا رشید محمود
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نعت''
چیئرمین سیّدِ ہجویر نعت کونسل
اظہر منزل نیو شالامار کالونی ملتان روڈ۔ لاہور
042-37463684
0313-6692530

حمدِ خدائے سیّدِ ہجویرؒ

سب سے بڑا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا
سب کا خدا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

ہر مُلکِ دل کا، مملکتِ جان و روح کا
فرماں روا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

جو شخص دل سے سیّدِ ہجویرؒ کا ہُوا
اس کا ہُوا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

راضی ابوالحسنؒ نہیں جس بدنصیب سے
اُس سے خفا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

وحدت کا جس کی، درس دیا گنج بخشؒ نے
وہ کبریا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

مشکل جو ہو، وساطتِ داتاؒ سے تم بتاؤ
مشکل کُشا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

محمودؔ ہم سے بندے تو سب ہیں فنا نصیب
اصلِ بقا ہے سیّدِ ہجویرؒ کا خدا

راجا رشید محمودؔ

داتا گنج بخشؒ کے حوالے سے

حمدِ خالق و مالک

قرآں سے وہ جو کرتے رہے اکتساب بھی
داتاؒ کو رب نے کر دیا عالی جناب بھی

تصنیفِ داتاؒ اس طرح ہے مُستجاب بھی
عرفانِ رب کے اس میں کُھلے ہیں حجاب بھی

دربارِ گنج بخشؒ میں آ کر پتا چلا
دیتا ہے بے طلب بھی خدا' بے حساب بھی

ہجویریؒ تھے جو تابعِ اَحکامِ کبریا
تابع ہیں ان کے نجم و مہ و آفتاب بھی

جدِ جنابِ سیّدِ ہجویرؒ (ﷺ) ہی تو تھے
جن سے خدائے پاک ملا بے حجاب بھی

توحید کا سبق دیا داتا حضورؒ نے
ہم نے عبودیت کا پڑھا یوں نصاب بھی

جو چاہے کر تو سیّدِ ہجویرؒ سے سوال
آئے گا تجھ کو عرشِ خدا سے جواب بھی

تصنیفِ گنج بخشؒ میں جو کچھ ہُوا بیاں
توحید کا وہی تو ہے لُبّ لُباب بھی

داتاؒ کے نانا جان (ﷺ) کی شفقت سے' رب کرے
یومِ نجات ہو مرا یومُ الحساب بھی

ہم نے جو بُو الحسنؒ کا وسیلہ لیا' تو رب
بخشے گا ہم سے عاصیوں کو بے حساب بھی

داتاؒ کے در پہ جس نے کلامِ خدا پڑھا
اُس نے مزا بھی لے لیا' پایا ثواب بھی

محمودؔ اب کے بھی تو درِ رب پہ جائے گا
تعبیر یاب داتاؒ کریں گے یہ خواب بھی

راجا رشید محمودؔ

نعتِ محبوبِ خالق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالقِ غفّار نانا جان داتاؒ کے
نبی الانبیاء سرکارؐ نانا جان داتاؒ کے
کرم فرما و رحمت بار ہیں داتا کی نگری پر
جنابِ احمدِ مختار (صلی اللہ علیہ وسلم) نانا جان داتاؒ کے
علی ہجویریؒ دریائے عطا و مرحمت یوں ہیں
کرم کے ہیں یمِ زخّار نانا جان داتاؒ کے
ملا ہے اولیاء میں سیّدِ ہجویرؒ کو رُتبہ
نبیوں کے جو ہیں سردار نانا جان داتاؒ کے
عطا کرتے ہیں داتا کے غلاموں کو شہنشاہی
شہِ طیبہ شہِ ابرار (صلی اللہ علیہ وسلم) نانا جان داتاؒ کے
بُلا لیتے ہیں داتا کے کہے پر مجھ کو طیبہ میں
سخا کیش و کرم کردار نانا جان داتاؒ کے
ثنا گویانِ داتا کی نہ کیوں محمودؔ ہو بخشش
شفاعت کے ہیں منصب دار نانا جان داتاؒ کے

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمہ اللہ

ضمیرِ دہر کا اظہار سیّدِ ہجویرؒ
سپاہِ عشق کے سالار سیّدِ ہجویرؒ
جہاں میں چار طرف تیرگی اُمڈتی ہوئی
اور اُس میں نور کا مینار سیدِ ہجویرؒ
لُٹا رہے ہیں گُہر معرفت کے صدیوں سے
مثالِ ابرِ گہر بار سیدِ ہجویرؒ
دلوں میں آج تلک دائرے بناتے ہوئے
رواں ہیں صورتِ پرکار سیدِ ہجویرؒ
وہ جن کا خامہ نظر کے لیے ہے کشفِ حجاب
امین و کاشفِ اسرار سیدِ ہجویرؒ
نگہ میں جس کی فرو فالِ پادشاہی ہیچ
شکوہِ فقر کا پندار سیدِ ہجویرؒ
کہاں وہ آپ کے اوصافِ آسماں آثار
کہاں یہ مجھ سا سیہ کار ۔ سیّدِ ہجویرؒ

ڈاکٹر خورشید رضوی (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

جانِ مناقب، شانِ مراتب، گنجِ مواہب، داتا صاحبؒ
رمزِ غرائب، زیبِ مناصب، فخرِ مذاہب داتا صاحبؒ
ماہِ ولایت، شمسِ ہدایت، بُرجِ شریعت، دُرجِ طریقت
چرخِ دیں کے بدرُ الکامل، نجمُ الثاقب داتا صاحبؒ
شارحِ قرآں، زُبدۂ ایماں، چشمۂ عرفاں، منبعِ وجداں
اُسوۂ احساں، قدوۂ ذی شاں، صادق و صائب داتا صاحبؒ
عشق کے مامن، حُسن کے درپن، علم کے اُبرن، فیض کے معدن
فقر کے ساجن، ظلم کے دشمن، شرک کے ضارب داتا صاحبؒ
ہند کے دولھا، دہر میں یکتا، اوجِ ثریّا زیرِ کفِ پا
قبلۂ پاکاں، کعبۂ خاصاں، سالک و جاذب داتا صاحبؒ
رُکن کا مرقد، نور کا مہبط، جُود کا ماویٰ، خُلق کا مرجع
بابِ اجابت، نقشۂ جنّت، عطرِ مُطیّب داتا صاحبؒ
گر قبلے کی سیدھ بتائیں، کعبے کا دیدار کرائیں
سارے پردے دُور ہٹائیں، سرِّ عجائب داتا صاحبؒ

گمراہوں کو راہ دکھائیں، نیکوں کو منزل بتلائیں
ولیوں کو ہمرہ لے جائیں، فخرِ مصاحب داتا صاحبؒ
لاہوری سب اُن کے دم سے، زندہ دل ہیں، خوش قسمت ہیں
یہ نگری ہے نکھری نکھری، جس کے حاجب داتا صاحبؒ
عارف و عامی، سب کے حامی، اُن کے در پر سب کی سلامی
دیں کے پیامی جانتے ہیں سب، روحانی قطب داتا صاحبؒ
بخت کے ہارے، غم کے مارے، لوگ بچارے، حاضر سارے
ایک نگہ کے اور دُعا کے سب ہیں طالب، داتا صاحبؒ
پکڑا جائے آپ کا باغی، راندہ جائے آپ کا دشمن
بخشا جائے، آپ کے در پر جو ہو تائب داتا صاحب
توحیدِ رب یوں سکھلائی، غیرِ حق سے جان چُھڑائی
پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جامِ وحدت کے ہیں شارب داتا صاحبؒ
جنّ و انساں اور ملائک، آپ کے شیدا، آپ کے شائق
جُملہ مشارق اور مغارب آپ کے طالب داتا صاحبؒ
دکھلاتے ہیں راہِ مدینہ، بتلاتے ہیں زُہد قرینہ
دے دیتے ہیں نور خزینہ، خیر پہ راغب داتا صاحبؒ

مثلِ حرم ہے آپ کی درگہ' ہے مکتب توحید کا یہ جا
عشقِ نبی (ﷺ) کا ہے یہ مرکز' دفترِ مکاتب' داتا صاحبؒ
کیسا زندہ آپ کا روضہ' کیسی تاباں آپ کی مسجد
پرچم دیں کے محکم ناصب' مظہرِ واہب داتا صاحبؒ
آپ سفیرِ اہلِ تلطّف' آپ امیرِ جُندِ تکلّف
آپ دبیرِ علمِ تصوّف' دل کے جاذب داتا صاحبؒ
کوئی صدی ہو' کوئی حکومت' آپ کے در پر آئے اک اک
عجز و ادب سے ہر اک حاکم' ہر اک کاتب' داتا صاحبؒ
از رہِ شفقت آپ جو کر دیں رب کے آگے میری سفارش
مالک و مولا بر لائے سب' میرے مآرب داتا صاحبؒ
عاجز انورؔ' درد سراسر' سائل بن کر' آیا در پر
نگہِ شفقت' مُشتِ عنایت' اس کی بھی جاذب' داتا صاحبؒ!

ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

لطفِ بحرِ بے کراں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا
فیض جاری ہر زماں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا
ہر گھڑی پہلے سے بڑھ کر اُن کی شان' اُن کا شکوہ
لحہ لحہ مدح خواں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
بارشوں سا فیض اُن کا' خوشبوؤں سی اُن کی یاد
سلسلہ پنہاں کہاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
کہنگی' صرصرِ حوادث' گردشوں کے باوجود
تازہ دم کیا آستاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
رات دن' خوانِ کرم پر جمع ہیں میر و فقیر
ایک عالَم میہماں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
سر جھکا کر پادشاہانِ جہاں آئیں جہاں
وہ ادب گہ آستاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
غمزدہ زائر کو ملتا ہے یہاں کیف و سُرور
یہ انوکھا ارمغاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
ہوں پریشاں کس لیے بے آسرا' بے نام لوگ
جو کھُلا دارالاماں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

گردشِ دوراں کنیز ان کی، مطیع ان کا جہاں
کارواں پیہم رواں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

شہرِ لاہور اک طرف، ہے اک طرف سیلِ الم
اور وہ روضہ درمیاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

ایک اک ارشاد ان کا، کاشفِ سِرّ و حجاب
وعظ ہم طرحِ اذاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

سب سے پہلے نیو رکھی جس نے پاکستان کی
ہم پہ احساں جاوداں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

تاجدارِ دہر ہے وہ، جانِ شرع و زہد ہے
جس کے سر پر سائباں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

شرق پور، ملتان، چورہ، اُچ، علی پور، گولڑہ
ہر جگہ سکّہ رواں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

کاملِ اجمیرؒ نے بھی اِن کو مانا رہنما
معتقد ہر ذی نشاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

زیست سے بھی روضہ اِن کا زندہ تر تابندہ تر
اس میں جلوہ بھی عیاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

وہ پرند انورؔ کبھی تھکتا نہیں، گرتا نہیں
جس کو حاصل آشیاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

ڈاکٹر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

("مناقب سید ہجویر داتا گنج بخشؒ" مرتبہ راجا رشید محمود، میں شاعر کی دو منقبتیں پہلے بھی چھپ چکی ہیں۔ صفحہ ۵۶۔۸۲)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

پرتوِ حُسنِ رُخِ محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) داتا گنج بخشؒ
جلوۂ حیدرؓ کا عکسِ خوب داتا گنج بخشؒ

علم و حکمت کا جہانِ خوب داتا گنج بخشؒ
معرفت کی کشورِ مرغوب داتا گنج بخشؒ

جس کو حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا دروازۂ شہرِ علومؓ
اُس عظیم ہستی سے ہے منسوب داتا گنج بخشؒ

مرجعِ اربابِ عشق و آرزو مندانِ حق
طالبانِ فقر کا مطلوب داتا گنج بخشؒ

انقلاب آئے، کئی فتنے، کئی طوفاں اُٹھے
کب کسی سے ہو سکا مغلوب داتا گنج بخشؒ

فیضِ عالم ہے شریکِ زُمرۂ لَا یَحْزَنُوْن
جیشِ باطل سے نہیں مرعوب داتا گنج بخشؒ

فَاذْکُرُوْنِیْ اور اَذْکُرْکُمْ کا اظہارِ حسیں
راغبِ حق، خَلق کا مرغوب داتا گنج بخشؒ

اُس کے خوانِ فیض سے کس کو نہیں حصّہ ملا
کون ہے جس کو نہیں مرغوب داتا گنج بخشؒ

وہ جگت داتا عوام النّاس کا، ہر دلعزیز
اہلِ علم و فقر کا محبوب داتا گنج بخشؒ

کشورِ صدق و صفا، ملکِ حقیقت کا سفیر
عشق کی اقلیم کا منسُوب داتا گنج بخشؒ

اہلِ حاجت روز و شب در پر قطار اندر قطار!
گنج بخشی کر رہا ہے خوب داتا گنج بخشؒ

شہرِ علم (صلی اللہ علیہ وسلم) و بابِ شہرِ علمؓ کے فیضان سے
آشکارا تجھ پہ زشت و خوب داتا گنج بخشؒ

کل بھی اُس نے کھولے عُقدہ ہائے علم و معرفت
آج بھی ہے کاشفِ محجُوب داتا گنج بخشؒ

ہو گیا وہ بھی حقیقت آشنا، جس نے پیا
تیرے جامِ عشق کا مشرُوب داتا گنج بخشؒ

تیرے دیوانوں میں دانش مند اربابِ سلوک
تیرے فرزانوں میں ہیں مجذوب داتا گنج بخشؒ

میرا سازِ زندگی، میرا ربابِ سوزِ عشق
ہے ترے مضراب کا مضروب داتا گنج بخشؒ

ختم ہوتا ہی نہیں میری تہی دستی کا دور
التفات اے شاہِ جُود اُسلُوب، داتا گنج بخشؒ!

اُس سے طارق اس لیے دُہری عقیدت ہے مجھے
ہے مرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا محبوب داتا گنج بخشؒ

محمد عبدالقیّوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

("مناقب سید ہجویر، داتا گنج بخشؒ" مرتبہ راجا رشید محمود کے صفحات ۵۵، ۱۰۵، ۱۳۰، ۱۴۷، ۹۸ پر بھی شاعر کا منظوم خراج عقیدت چھپا)

....

حسنِ تعلیماتِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ماہتاب
آفتابِ حکمتِ قرآن داتا گنج بخشؒ

حُجّتِ محکم شکوہِ دین و اوجِ فقر کی
سطوتِ حق کی قوی بُرہان داتا گنج بخشؒ

محرمِ رازِ محبّت، عشق کا رمز آشنا
علم و حکمت کا دقیقہ دان داتا گنج بخشؒ

نقشِ اجلالِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)، آئینہِ شانِ علیؓ
مظہرِ تابانیِ سُبحان داتا گنج بخشؒ

طارق سلطانپوری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

سرگروہِ اصفیا و اولیاء ہے گنج بخشؒ
مُرشدِ پاکاں، امامُ الاتقیا ہے گنج بخشؒ

قافلہ سالارِ علم و اہتدا ہے گنج بخشؒ
کاملانِ معرفت کا رہنما ہے گنج بخشؒ

قاسمِ سرمایۂ صدق و صفا ہے گنج بخشؒ
ناظمِ میخانۂ رُشد و ہُدیٰ ہے گنج بخشؒ

مصطفیٰ (ﷺ) کی عظمت وحشمت کا عکس دیدہ زیب
سطوتِ حیدرؓ کا نقشِ خوشنما ہے گنج بخشؒ

اس کی خوشبو اس کی رنگت اس لیے ہے دلپذیر
وردِ گُلزارِ علیؓ المرتضیٰؓ ہے گنج بخشؒ

راست اُس کے قدِ بالا پر سیادت کی قبا
سیّد و جید حسنؓ کا لاڈلا ہے گنج بخشؒ

حضرتِ خواجہ معینُ الدّین چشتیؒ کے بقول
"فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا" ہے گنج بخشؒ

"سیّدِ ہجویرؒ مخدومِ اُمم" اُس نے کہا
مرجع و ممدوحِ اقبالؒ (حق نوا) ہے گنج بخشؒ

اوجِ فقر و رفعتِ عرفان کی تصویرِ خوب
حق پرستی کا نشانِ ارتقا ہے گنج بخشؒ

عشقِ حق نعمت ہے جو وافر عطا اُس کو ہوئی
معرفت ہے سلطنت، فرماں روا ہے گنج بخشؒ

آخری پیغمبرِ حق (ﷺ) نے کیا جس کا نفاذ
اُس شریعت کا حقائق آشنا ہے گنج بخشؒ

اِس حقیقت کو عیاں محرابِ مسجد نے کیا
کاشفِ محجُوب کعبے تک رسا ہے گنج بخشؒ

سامعین اُس کے نہیں محدود صرف اِس ملک تک
عالمی آواز، آفاقی صدا ہے گنج بخشؒ

اُس کے در پر روز و شب ہیں سالکوں کی ٹولیاں
جھولیاں دن رات سب کی بھر رہا ہے گنج بخشؒ

باقی و قیّوم کا حاصل ہے اُس کو خاص قرب
زندہ، پائندہ، فنا ناآشنا ہے گنج بخشؒ

اُس کی خدمت میں عقیدت کے جو گُل کرتے ہیں پیش
دیکھتا سنتا ہے اُن کو جانتا ہے گنج بخشؒ
اُس کی قدر و منزلت کا مُعترف ہر نابغہ
ہر بڑے انسان نے مانا، بڑا ہے گنج بخشؒ
کل بھی اُس کی دل کشی کا کوئی اندازہ نہ تھا
آج بھی حد سے زیادہ دل رُبا ہے گنج بخشؒ
کل بھی مقبولِ مُحبّانِ محمد مصطفیٰ (ﷺ)
آج بھی محبوبِ مردانِ خدا ہے گنج بخشؒ
اللہ اللہ! کیا عظیم المرتبت انسان ہے
نازِ پاکستان و فخرِ ایشیا ہے گنج بخشؒ
وہ شہِ فقر اور طارقؔ میں گدا کج مج بیاں
میری تعریف و ستائش سے سوا ہے گنج بخشؒ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

فردِ آلِ احمدِ مختار (ﷺ) داتا گنج بخشؒ
وردِ باغِ حیدرِ کرّارؓ داتا گنج بخشؒ
ذوقِ حق کا گلشنِ بے خار داتا گنج بخشؒ
طیبِ صدق، اخلاص کی مہکار داتا گنج بخشؒ
معرفت کا قافلہ سالار داتا گنج بخشؒ
فیضِ حق کا عالمی دربار داتا گنج بخشؒ
نقشِ دل آویزیٔ گفتار داتا گنج بخشؒ
پیکرِ تابانیٔ افکار داتا گنج بخشؒ
جیشِ ایماں کا عَلَم بردار داتا گنج بخشؒ
ولولہ بخشِ دلِ اَحرار داتا گنج بخشؒ
قصرِ ناموسِ حبیبِ کبریا (ﷺ) کا پاسباں
حصنِ دینِ حق کا پہریدار داتا گنج بخشؒ
کوئی رہنے دی نہ تبلیغِ حقیقت میں کمی
تازہ دم، با حوصلہ، جی دار داتا گنج بخشؒ
اک مُفکّر، صاحبِ قلبِ سلیم و شہ دماغ
نکتہ فہم و محرمِ اسرار داتا گنج بخشؒ

فاتحِ اذہان و حکمت دانِ تسخیرِ قلوب
کاشفِ محجوبِ اسرار داتا گنج بخشؒ

مُرشدِ روشن ضمیراں، مقتدائے اہلِ دل
قائدِ حزبِ اُولی الْاَبصار داتا گنج بخشؒ

سرگروہِ اصفیا و تاجدارِ اولیا
شہ نشینِ مجلسِ ابرار داتا گنج بخشؒ

کائنات افروزِ دانش وہ جہاں آرائے فقر
طُرفہ معمول و عجوبہ کار داتا گنج بخشؒ

عالَمِ طُغیان، کفر و شرک کے ماحول میں
مرکزِ توحید کا معمار داتا گنج بخشؒ

ملّتِ بیضا کے اِجلال و حشم کا خواستگار
اوج خواہِ اُمّتِ سرکار (ﷺ) داتا گنج بخشؒ

سیّدِ ہجویرؒ فرمودات جس کے جاں فزا
روح پرور جس کے ہیں افکار، داتا گنج بخشؒ

حشمت و شوکت میں تیرا آستاں ہے بے مثال
ہم نے دیکھے ہیں کئی دربار داتا گنج بخشؒ!

حق نے دی ہے تجھ کو وہ مقبولیت، جس کی نظیر
کم ہے زیرِ گنبدِ دوّار داتا گنج بخشؒ

تیری صہبائے وِلا سے مست ہے ہر حق پرست
تیرا متوالا ہے ہر دیندار داتا گنج بخشؒ

کشورِ عرفاں کی سرداری تجھے بخشی گئی
سالِ رحلت ہے ترا ''سردار'' داتا گنج بخشؒ
۴۶۵ھ

ارضِ پاکستان کا اعزاز و ناز و افتخار
اعتبارِ شہرِ شالامار داتا گنج بخشؒ

بے نوا بے چارہ طارقؔ با اُمیدِ التفات
آج پھر ہے حاضرِ دربار داتا گنج بخشؒ

طارقؔ سلطانپوری

....

وہ فرزندِ حسنؓ ہیں، بُوتُرابی ہیں تعالیٰ اللہ!
اُنھیں نورِ نگاہِ تاجدارِ مُرسلاں (ﷺ) کہیے
ہدایت ان سے لاکھوں گمرہانِ دہر نے پائی
اُنھیں دینِ محمد (ﷺ) کی صداقت کا نشاں کہیے
زمیں لاہور کی ہے دائمی آرام گہ اُن کی
فلک پایہ اسے کہیے، اِسے رشکِ جناں کہیے

طارقؔ سلطانپوری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

اللہ رے یہ لُطف و عطا کا عالم
بٹتے ہیں عطاؔ فیض کے موتی پیہم
امواج صفت آئے نہ کیوں خلقِ خدا
ہے جوش میں گنج بخشؒ کا بحرِ کرم

فیضان رہے داتاؒ نہ کیوں جاری ترا
پھیلائے نہ کیوں دامنِ دل خلقِ خدا
ہے دستِ یداللٰہی ترا دستِ کرم
گنجینۂ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ترا گنجِ سخا

بخشش میں گھرانا ہے یگانہ تیرا
صدیوں سے سوالی ہے زمانہ تیرا
ہو جائیں گے یہ ختم سوالی داتاؒ
ہو گا نہ مگر ختم خزانہ تیرا

ہر سُو ہے ترے نام کا چرچا داتاؒ
مولیٰ نے تجھے ایسا نوازا داتاؒ
دُنیا ہی نہیں لیتی ترے نام سے فیض
ہے لب پہ فرشتوں کے بھی داتا داتاؒ

محبوب الٰہی عطاؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ہر عکس ترا کیوں نہ ہو محوِ پرواز
آئینۂ لاہوت میں ہے تیرا ظہور
گلزارِ طریقت کی ہے زینت تجھ سے
ہے تیرے گُلِ شوق میں خُوشبوئے جُنیدؒ
اے ابرِ صِفت برقِ تجلّی میں تری
ہے جوہرِ الطافِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فیض رساں
وہ بحرِ سخا ہے ترا عرفانِ نظر
اکرام کی امواج رواں ہیں جس میں
وہ کانِ جواہر ہے سراپا تیرا
الماس محبّت کے جہاں پلتے ہیں
حاصل ہے جنھیں لمس ترے تلووں کا
وہ سنگ نظر آتے ہیں آئینہ ساز
پاتے ہیں نمو جو ترے گلشن میں وہی
خوشبوؤں کے اورنگ پہ ہیں جلوہ نشیں

لیتی ہے قدم ان کے شب و روز بہار
ہیں پھول سبھی ان کی اداؤں پہ نثار
منزل کی طرف بڑھتے ہیں جب ان کے قدم
بن جاتے ہیں در آپ ہی دیواروں میں
اے مہرِ کرم! تیری ضیا پاشی نے
ظلمت میں ستاروں کو درخشندہ کیا
ہے حاملِ انوارِ بقا ذات تری
روشن ہے ترے دم سے ہر اک راہِ سلوک
آئینۂ اسلام میں ہے نور فشاں
تصویر تری داتا علی ہجویریؒ

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

....

نورِ خالق تک رسائی اس لیے آسان ہے
اس عمل میں واسطہ ہیں "مظہرِ نورِ خدا"

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمہ اللہ

انوار کی برسات ہوئی جاتی ہے
رحمت ہے کہ دن رات ہوئی جاتی ہے
اسرار کے دروازے کھلے جاتے ہیں
داتاؒ سے ملاقات ہوئی جاتی ہے

....

اللہ غنی! نامِ علی بن عثمانؒ
اس نام پہ ہوتے ہیں دل و جاں قربان
اس نام سے رزمی ہمیں یاد آتے ہیں
عثمانؓ حیادار و علیؓ ذی شان

....

اسرار کا اک دفینہ کشف المحجوب
انوار کا اک خزینہ کشف المحجوب
حکمت کے سمندر میں رواں ہے رزمی
ابرار کا اک سفینہ کشف المحجوب

....

کیسی بھی مصیبت ہو وہ ٹل جاتی ہے
سوکھی ہوئی ٹہنی ہو تو پھل جاتی ہے
رزمی یہ ہے دربار علی داتاؒ کا
تقدیر یہاں آ کے بدل جاتی ہے

محمد بشیر رزمی (لاہور کینٹ)

(راجا رشید محمود کے مرتبہ "مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" میں بھی ان کی ایک منقبت شامل تھی۔ صفحہ ۹۵)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

میانِ کفر، ستائش گرِ خدا ہونا
بجا ہے آپ کا ہم نامِ مُرتضیٰؓ ہونا
ادائے جلوۂ توحید ہے بحدِّ نظر
خوشا! یہاں پہ سراپائے التجا ہونا
تمام حیرتِ لاہُوت دم بخودؔ حیراں
کہاں سے لایئے اب ہوش کا رسا ہونا
خُمارِ جذبِ دروں ہے یہاں فزوں، سو ہمیں
نہ راس آیا کہیں اور جُبّہ سا ہونا
تاسُّف اور تجاہُل سے ماورا ہو کر
قضا نے سیکھ رلیا ہے یہاں ادا ہونا
یہاں پہ پچھلی صفوں کا لحاظ وافر ہے
اے دل! گدا اگر ہونا، یہیں گدا ہونا
یہاں پہ ہوتے ہیں دو کام فی سبیلِ اللہ
خدا کا ملنا اور شیطان کا جدا ہونا
کھنچے ہوئے نہ چلے آئیں کس لیے عبّاسؔ
یہاں پہ چاہتا ہے خود بخود بھلا ہونا

پروفیسر محمد عبّاس مرزا (لا

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

اُس پہ ہی افشا ہوئے اَسرارِ داتا گنج بخشؒ
جس نے بھی اپنا لیے اطوارِ داتا گنج بخشؒ
اُن کی ہی تبلیغ سے لاکھوں مسلماں ہو گئے
شیخ ہندیؒ بھی ہیں اک شہکارِ داتا گنج بخشؒ
چھوڑ کر آرامِ جاں، تعلیمِ دیں دیتے رہے
لائقِ تقلید ہے ایثارِ داتا گنج بخشؒ
جس نے بھی اک بار سُن لی، ہو گیا اُن کا مرید
تھی کچھ ایسی پُر اثر گفتارِ داتا گنج بخشؒ
دیکھتے ہی دیکھتے جاگا نصیب اُس شخص کا
جس پہ اُٹھا دیدۂ بیدارِ داتا گنج بخشؒ
زندگی کے آج بھی تاریک رستوں کے لیے
بانٹتے ہیں روشنی افکارِ داتا گنج بخشؒ
جنسِ تسکینِ دل و جاں مفت ملتی ہے وہاں
دیکھیے ارزانیٔ بازارِ داتا گنج بخشؒ

بانٹتا ہے روشنی بھی، گوہرِ مقصود بھی
روضۂ پُرنور و گوہر بار داتا گنج بخشؒ

اُس کے دل سے کفر کی تاریکیاں رخصت ہوئیں
جس پہ برسی بارشِ انوارِ داتا گنج بخشؒ

جو کوئی اُن کی ولایت کا نہیں ہے مُعترف
جا کے دیکھے رونقِ دربارِ داتا گنج بخشؒ

بُوالحسن ختلیؒ کے صدقے میں الٰہ العالمیں!
مرحمت ہو مجھ کو بھی دیدارِ داتا گنج بخشؒ

ہو گئے پُرنُور میرے ظاہر و باطن ذکیؔ
جب سے دیکھا روضۂ ضوبارِ داتا گنج بخشؒ

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

(''مناقب سید ہجویری داتا گنج بخشؒ'' مرتبہ راجا رشید محمود میں بھی شاعر کی دو منقبتیں تھیں۔ صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

خدا کی مہربانیوں کا ٹارگٹ بنا وہی
کہ جس کسی پہ مہرباں ابوالحسن علیؒ ہوئے

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

فیض جب داتاؒ سے اجمیریؒ نے پایا تو کہا
''گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا''

اور اس کے بعد اُن کی شان میں گویا ہوئے
''ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما''

کشفِ محجوب آپ کی ہے لائقِ صد آفریں
گمرہوں کے واسطے جو آج بھی ہے رہنما

جن کا کہنا تھا کہ اِس مسجد کا ہے قبلہ غلط
اپنی اُس مسجد سے ہی کعبہ انھیں دکھلا دیا

اُن کے دربارِ کرم افشاں سے ہونے فیضیاب
ہر طرف سے آ رہے ہیں اَصفیاء و اَتقیا

سیّدِ ہجویرؒ نے راجُو پہ جب ڈالی نظر
دولتِ ایماں سے اُس کا خالی دامن بھر دیا

آ گیا جو آستانِ سیّدِ ہجویرؒ پر
کام اُس کا بن گیا، دل کی وہ دولت پا گیا

جو پریشاں حال ہیں، آئیں وہ داتاؒ کے حضور
کیونکہ ہیں مشہور اُن کے دہر میں جود و سخا

اتنی دولت کر عطا، ہر سال جاؤں طیبہ کو
گنج بخش و فیض عالمؒ کا الٰہی! واسطہ

ہو گئی اُس کی رسائی والیِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) تک
رابطہ جس کا ذکیؔ! داتا پیاؒ سے ہو گیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

کر رہی ہے اکتسابِ فیض دُنیا رات دن
دن بھی ہجویریؒ کا ہے، ہر رات ہجویریؒ کی ہے

شہرِ داتاؒ میں کوئی بھوکا رہے، ممکن نہیں
لحہ لحہ بٹ رہی خیرات ہجویریؒ کی ہے

شب کو بھی رہتا ہے کیسا روزِ روشن کا سماں
کیا سُہانی، نور افشاں رات ہجویریؒ کی ہے

پوچھتے کیا ہو ذکیؔ لاہور کی شادابیاں
جس سے ہے سیراب، وہ برسات ہجویریؒ کی ہے

ذکیؔ قریشی

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

سیّد ہجویرؒ کا ہُوں مستقل ادنیٰ گدا
اس لیے خیرات لینے ان کے در پہ آ گیا

جب تک ان کی تُربتِ پُرنُور کو دیکھا کیا
اپنا دامانِ نظر مَیں نور سے بھرتا رہا

سچ ہے فرمایا جنابِ خواجۂ اجمیرؒ نے
"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

راجا راجو جب کرامت دیکھ کر تائب ہُوا
شیخ ہندیؒ کا خطاب اُس کو ہے داتاؒ نے دیا

آ کے ان کے در پہ جس نے جو بھی کچھ مانگا، ملا
فیضِ عالمؒ کے ہوئے مشہور یوں جُود و سخا

ان کے در پر آنے والا کب کوئی خالی پھرا
اپنوں بیگانوں پہ یکساں ان کے ہیں لطف و عطا

گوہرِ مقصد ہے اُس نے اپنا دامن بھر لیا
آستانِ سیّد ہجویرؒ پر جو آ گیا

غم نہیں جو ناتوان و بے بس و بیمار ہوں
آستانِ فیضِ عالمؒ پر ہے اِن سب کی دوا
حمد ہو یا نعت ہو یا منقبت ہونٹوں پہ ہو
بس اسی حالت میں یا رب! دم نکل جائے مِرا
منقبت لکھنا ذکیؔ کے بس میں تو ہرگز نہ تھا
ہو گئی تحریر تو یہ بھی ہے داتاؒ کی عطا

رفیع الدین ذکی قریشی

....

ان کا نانا مصطفیٰ (ﷺ)، دادا علیؓ المرتضیٰؓ
ان کی دادی فاطمہؓ، بابا شہیدِ کربلاؓ
بجھ سکا ہے اور نہ بجھ پائے گا ہرگز تا ابد
سیّد ہجویرؒ نے روشن کیا ہے جو دیا
آج بھی ہوتی ہے پوری اُس کی ہر اک آرزو
جو حضورِ قلب سے داتاؒ کے در پر آ گیا
چشمِ بینا اور عقیدت ہے تو آ کر دیکھیے
بارشِ انوار ہوتی ہے یہاں صبح و مسا

ذکی قریشی

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

اے سیّد ہجویرؒ جہاں میں ہے تری دھوم
اے خلق کے مخدوم
لاہور کی شہرت بھی ہوئی تجھ سے ہی موسوم
اے خلق کے مخدوم
حیراں ہوئی مجھ پر مری محتاط پسندی
یہ عقل کی بندی
اک بار جو چوکھٹ کو تری میں نے لیا چوم
اے خلق کے مخدوم
ہر غم کا مداوا ہے، تسلّی ہے ترے پاس
تشفّی ہے ترے پاس
آتا رہا در پر ترے ہر عہد کا محروم
اے خلق کے مخدوم
روشن ہے زمانے میں تری فکر کا فانوس
ہم کیسے ہوں مایوس
الفاظ ہیں سینوں پہ ترے آج بھی مرقوم
اے خلق کے مخدوم

حسنی ہے لہو یوں بھی رواں تیری رگوں میں
اشراف سبھوں میں

ہے کون کہ جس کو ترا شجرہ نہیں معلوم
اے خلق کے مخدوم

تری ہی مروت سے رپٹی شعبدہ بازی
اور جیت لی بازی

قدموں میں گرے آ کے سبھی ظالم و مظلوم
اے خلق کے مخدوم

الحاد کی وادی میں چراغ ایسا جلایا
پھر بجھ نہیں پایا

جب نور نمایاں ہوا، ظلمت ہوئی معدوم
اے خلق کے مخدوم

یوں عشقِ حقیقی کو شریعت سے ملایا
کچھ ایسا نبھایا

کر ڈالے خرد اور جنوں لازم و ملزوم
اے خلق کے مخدوم

واجد امیر (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

وہ حق سے پایا عُروج تو نے، جسے نہیں ہے زوال داتاؒ
مرے عدیمُ النظیر داتاؒ مرے فقیدُ المثال داتاؒ

یہ گنج بخشی، یہ دلنوازی یہ دستگیری، یہ پیشوائی
یہ اوج داتاؒ، یہ موج داتاؒ، یہ رنگ داتاؒ، یہ حال داتاؒ

ہے ناقصوں کا جو پیرِ کامل تو کاملوں کا تو رہنما ہے
سوائے تیرے کسی نے ایسا کیا نہ حاصل کمال داتاؒ

اے دستگیرِ پریشاں حالاں! نگاہِ لطف و کرم ادھر بھی
میں گر نہ جاؤں بکھر نہ جاؤں، سنبھال داتاؒ سنبھال داتاؒ

مدینے جانے کی آرزو ہے جو تیری چوکھٹ پہ کھینچ لائی
مجھے ہے کامل یقین، پورا ضرور ہو گا سوال داتاؒ

بہ فیضِ شاہِ نجفؓ مداوا طفیلِ بنتِؓ رسولؐ درماں
میں اپنے ہمراہ لے کے آیا ہوں سارے حُزن و ملال داتاؒ

یہ منقبت جو کہی گئی ہے، ترا کرم ہے تری عطا ہے
وگرنہ جاوؔد کے پاس ایسا کہاں تھا حُسنِ خیال داتاؒ

غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات)

("مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" مرتبہ راجا رشید محمود میں بھی شاعر کی دو منقبتیں چھپیں۔ صفحہ ۶۸، ۸۸)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

بھرا یوں آپ نے میرا تہی دامان داتا جیؒ
مجھے تو اک نظر سے کر دیا سلطان داتا جیؒ

کھڑے ہیں آج سب وہ اولیاءؒ اوجِ ولایت پر
ملا ہے آپ کے در سے جنھیں فیضان داتا جیؒ

عنایت آپ کی جس پہ، نظر ہو آپ کی جس پر
کوئی اُس کا کرے گا کس طرح نقصان داتا جیؒ

دوارا آپ کا اے سیدِ ہجویرؒ! ایسا ہے
جہاں سے زیست کو ملتا ہے سب سامان داتا جیؒ

مرا اعزاز ہے یہ آپؒ کے منگتوں میں شامل ہوں
گدائی آپؒ کی اب ہے مری پہچان داتا جیؒ

کرم اتنے کیے ہیں آپ نے سلطانؔ پر آقاؒ
کہاں دل میں رہا ہے اب کوئی ارمان داتا جیؒ

سلطانؔ محمود (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

یہ رفاقت، یہ تعلق، یہ کمالِ عاشقی
گنبدِ خضرا نظر میں اور دل میں تھے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
آنکھ سے آنسو رواں تھے اور سجدے میں جبیں
کاش کوئی دیکھتا داتاؒ کا رنگِ بندگی
معجزانہ جس کو دیکھا سیدِ ہجویرؒ نے
چھا گئی اس کی خودی پر والہانہ بے خودی
سحر ٹوٹا ساحروں کا آپ کے الطاف سے
کافروں نے اوڑھ لی ہے مومنوں کی زندگی
جب کرامت کا سمندر آ گیا لاہور میں
تشنہ کاموں کے دلوں کی مٹ گئی ہے تشنگی
منزلِ کشف و کرامت نے لیے جھک کر قدم
آپ جب ہجویر سے آئے برائے رہبری
آپ کا ذوقِ فنا فی اللہ جس دم بڑھ گیا
آپ کو اللہ نے بخشی حیاتِ سرمدی

خواجۂ اجمیرؒ کا حُسنِ عقیدت مرحبا
آستاں پر آپ کے جُھکتی رہی ہے خواجگی

جو بھی سائل بن کے آیا آپ کے دربار میں
نظروں نظروں میں عطا کر دی ہے اس کو سروری

مرحبا' صد مرحبا' یہ وسعتیں فیضان کی
جو ولایت چاہتا تھا' بن گیا ہے وہ ولی

مٹ گئی ہیں ظلمتیں' ہر سُو چراغاں ہو گیا
کُوچہ و بازار میں لاہور کے ہے روشنی

شمعِ تسلیم و رضا روشن ہے جسم و روح میں
نعرہ زن درویش ہیں یا سیّدی یا سیّدی

یہ خدا کی ہے عنایت اور داتاؒ کا کرم
آپ کے در پر سحرؔ کی ہو گئی ہے حاضری

محمد اکرم سحرؔ فارانی (کاموکی)

(''مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش'' کے صفحہ ۱۰۶ پر بھی شاعر کی منقبت چھپی تھی)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

لوہ گر لاہور میں ہے تاجورِ ہجویرؒ کا
مرحبا' اس شہر میں بھی معرفت کا در کھلا

س نگر سے راہ جائے جانبِ کُوئے بقا
یکھ رفعت آج اُس کی' کل جو اس در پہ جھکا

ذرّہ ذرّہ شوق سے اجمیر کا ہے لب کُشا
''گنج بخشِ فیضِ عالم' مظہرِ نورِ خدا''

کور چشمی کی فضاؤں میں وہ آیا دیدہ ور
حر کی ظلمت میں جس نے وا کیا نُورِ سَحَر

ے حسی میں جب لُٹائے آدمیت کے گہر
شتوں میں ابرِ رحمت خوب برسا ٹوٹ کر

ہر طرف تشنہ لبوں کے لب پہ آئی یہ صدا
''گنج بخشِ فیضِ عالم' مظہرِ نورِ خدا''

بے دلوں کی یہ خوشی ہیں، بے نواؤں کی نوا
بے کسوں کے چارہ گر، بے آسروں کا آسرا

بے طلب دامن کو بھرنا ان کا اُسلوبِ عطا
مانگنے والوں کو دیتے ہیں یہ اندازِ سخا

دیکھ کر ان کی عطائیں، خود یہ سائل بول
"گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خ

ان کا خاصہ ہے کہ بخشی ہے شریعت کو جِلا
کشتیِ اہلِ طریقت کے یہ ٹھہرے ناخدا

جستجوئے اصفیاء ہیں، آبروئے اتقیا
ظلمتوں میں نور ہیں، مایوسیوں میں ہیں رَجا

ذرّے ذرّے پر لکھا ہے مُژدۂ ربّ
"گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خ

آپ ہی اہلِ نظر کے طالب و مطلوب ہیں
آپ ہیں، جن سے لقا کی منزلیں منسوب ہیں

حاجبِ بابِ ولایت، کاشفِ محجوب ہیں
الغرض اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے محبوب ہیں

خامۂ ذوقِ عقیدت نے بھی جھک کر یہ
"گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خ

غلام رسول ثاقبؔ علوی (کاموے

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مظہرِ نورِ خدا، انوارِ داتا گنج بخشؒ
کاملوں کے رہنما سرکارِ داتا گنج بخشؒ

باعثِ کشفِ حجابِ دل ہے ان کا التفات
روشنی کا سلسلہ کردارِ داتا گنج بخشؒ

یاد آتا ہے خدا صورت کو ان کی دیکھ کر
گویا ہے دیدِ خدا دیدارِ داتا گنج بخشؒ

مقتدی ہیں سیّدِ ہجویرؒ کے اہلِ طریق
کر رہے ہیں اولیاء تذکارِ داتا گنج بخشؒ

مرکزِ جُملہ سلاسل ہے یہی اک بارگاہ
مرجعِ اہلِ ولا دربارِ داتا گنج بخشؒ

"کشفِ محجوب" آپ کی بے مثل تصنیفِ لطیف
مُصحفِ مُرشد نما شہکارِ داتا گنج بخشؒ

پیٹ بھرتا ہے تہی دست و تونگر کا یہاں
بے کسوں کا آسرا بازارِ داتا گنج بخشؒ

چار سُو اس میں کھلے ہیں علم و عرفاں کے گلاب
خوش نما و دلکشا، گلزارِ داتا گنج بخشؒ
قرب ہے شہزادؔ ان کا شیخ ہندیؒ کو نصیب
دہر میں جو تھا علم بردار داتا گنج بخشؒ

محمد شہزاد مجددی (لاہور)

(شاعری دو منقبتیں "مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" مرتبہ اعجاز رشید محمود میں بھی ہیں۔ صفحہ ۵۹، ۸۷)

....

قبر میں بھی کر رہے ہیں کام زندوں سے بڑے
ارفع و اعلیٰ ہے بیداری سے خوابِ گنج بخشؒ
رہنمائی آج بھی کرتے ہیں داتاؒ خلق کی
مُرشدِ پیرانِ عالم ہے کتابِ گنج بخشؒ

....

دست بستہ قدسیوں کو دیکھتا ہے صف بہ صف
مرتبہ جس پر عیاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا
حاضرِ دربار ہیں چاروں سلاسل کے شیوخ
جس کو دیکھو مدح خواں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

شہزاد مجددی

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مُسلّم فضلِ خالق سے ہے عظمت میرے داتاؒ کی
قُلوبِ خَلق میں راسخ ہے چاہت میرے داتاؒ کی
تعالیٰ اللہ! کیا ہے شان و شوکت میرے داتاؒ کی
دلوں پر مومنوں کے ہے حکومت میرے داتاؒ کی
ضمانت عافیت کی ہے عقیدت میرے داتاؒ کی
قیامت میں بھی کام آئے گی نسبت میرے داتاؒ کی
رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی الفت ہے الفت میرے داتاؒ کی
بہارِ خُلدِ ایماں ہے محبّت میرے داتاؒ کی
امام و سبطِ پیغمبر حسنؓ کی پاک نسبت سے
مُسلّم ہے نجابت اور سیادت میرے داتاؒ کی
نظامُ الدّینؒ ہوں، گنج شکرؒ ہوں یا کہ خواجہؒ ہوں
قلوبِ اولیاء میں ہے عقیدت میرے داتاؒ کی
سلاطینِ زمانہ جُبّہ سا ہیں ان کی چوکھٹ پر
خرد سے ماورا ہے جاہ و حشمت میرے داتاؒ کی

کوئی جانے تو کیا جانے، کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
خدا کو ہے پتا، کیا ہے حقیقت میرے داتاؒ کی

کریں تذکار جس پہلو سے بھی ان کی فضیلت کا
نہایت روح پرور ہے حکایت میرے داتاؒ کی

بصد حُبّ و نیاز و عجز حاضر ہیں ثنا گستر
خدایا ایک بار ان کو ہو طلعت میرے داتاؒ کی

خدا کی بارگہ میں میری نورؔی یہ تمنّا ہے
کہ ہو جائے مجھے اک شب زیارت میرے داتاؒ کی

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نورؔی (بصیرپور)

(''مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش'' کے صفحہ ۶۱ پر بھی منقبت نگار کی ایک کاوش شائع ہوئی)

....

ہے خدا مشکل کشا، پر اُس کے اذنِ خاص سے
بالیقیں حاجت روا، مشکل کشا ہیں گنج بخشؒ

سارے ابدالِ زمانہ، سارے اقطابِ جہاں
مانتے ہیں صدقِ دل سے، پیشوا ہیں گنج بخشؒ

محب اللہ نورؔی

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

صدرِ بزمِ اولیا ہیں گنج بخشؒ
تاج دارِ اصفیا ہیں گنج بخشؒ

محورِ مہر و وفا ہیں گنج بخشؒ
مصدرِ صدق و صفا ہیں گنج بخشؒ

کی فروزاں مشعلِ حق دہر میں
ایسا مرکز نور کا ہیں گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ کا اعلان ہے
''مظہرِ نورِ خدا'' ہیں گنج بخشؒ

کشفِ محجوب آپ کی ہے فیض بخش
اک سمندر علم کا ہیں گنج بخشؒ

صاحبِ کشف و کرامت کیوں نہ ہوں
وارثِ خیر الوریٰ (ﷺ) ہیں گنج بخشؒ

کفر زارِ ہند میں حق کی ضیا
نائبِ نور الہدیٰ ہیں گنج بخشؒ

نام ہے ان کا علیؒ عالی ہیں یہ
وارثِ مشکل کُشاؓ ہیں گنج بخشؒ
تاجور بھی ان کے در کے ہیں گدا
صاحبِ جُود و سخا ہیں گنج بخشؒ
نافعِ خلقِ خدا ہیں بالیقیں
دافعِ رنج و بلا ہیں گنج بخشؒ
جان آ جاتی ہے نوریؔ جان میں
وہ نویدِ جانفزا ہیں گنج بخشؒ

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوریؔ

....

گنج بخشِ فیضِ عالم کیوں نہ ہوں داتا مرے
مظہرِ جُودِ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں گنج بخشؒ
کاشفِ محجوب اک تصنیف کو ہونا ہی تھا
لکھنے والے جب امامُ الاتقیاء ہیں گنج بخشؒ
ترجمانِ علم و حکمت، ناطقِ حقّ و صواب
حق نیوش و حق نگر ہیں، حق نما ہیں گنج بخشؒ

محب اللہ نوریؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

ترا خیال ہے دل میں بسا ہُوا داتاؒ
جبھی تو ہے مرا دامن بھرا ہُوا داتاؒ
ترے وصال کو صدیاں گزر گئیں لیکن
ہے آج بھی ترا گلشن کھلا ہوا داتاؒ
معین الدین حسنؒ بن گئے غریب نواز
ترے کرم کا جُونہی سامنا ہوا داتاؒ
جلائی تو نے اندھیروں میں مشعلِ توحید
ہے اک جہاں ترے در پ جھکا ہوا داتا
زمین بوس ہوئے قصر بادشاہوں کے
تری عطاؤں کا در ہے کھُلا ہوا داتا
تری کتاب کو پڑھ کے، حجاب اُٹھتے ہیں
فروغِ فقر ہے تیرا لکھا ہوا داتاؒ
نزول کیوں نہ ہو لاہور پر تجلّی کا
کہ اس میں ہے ترا مدفن بنا ہوا داتاؒ

سخنورانِ زمن مجھ پہ رشک کرتے ہیں
تری ثنا کا شرف ہے ملا ہوا داتاؒ
نگاہِ مہر سے فیضانؔ کو بھی روشن کر
چراغ جذب ہے کب سے بجھا ہوا داتاؒ

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

("مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" کے صفحات ۶۲، ۶۷، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۲۱ پر بھی شاعر کے منظوم ہدیہ ہائے عقیدت ہیں)

....

اُسے پوچھو، تصوّف کیا ہے؟ عرفاں کس کو کہتے ہیں؟
ہے جس پر فاش گُفتہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا
بہشت آثار و پُر انوار و بے خار و تروتازہ
بڑا سیدھا ہے رستہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

....

مسجد و دربارِ داتاؒ ہیں جہاں پر جلوہ گر
وہ زمیں ساری ہے رشکِ آسماں لاہور میں
فیضِ عالمؒ کے فیوضِ بیکراں ہیں دیدنی
ہاتھ پھیلائے کھڑا ہے اک جہاں لاہور میں

....

لاہور! اپنی خوبیٔ قسمت پہ ناز کر
مدفن ہے تیرے دل میں بنا گنج بخشؒ کا

فیض رسول فیضانؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

کعبہ شہِ اجمیرؒ کو دربار ہے تیرا
دربار عجب مخزنِ ذربار ہے تیرا
محجوب ترے کشف سے جملہ حُکما ہیں
ہر حرفِ سُخن کاشفِ اسرار ہے تیرا
عُشّاق کو مانندِ حرم ہے تری چوکھٹ
گنبد کا کلَس مطلعِ انوار ہے تیرا
صدیوں سے ترا سلسلۂ فیض ہے جاری
اک نقشِ قدم مجھ کو بھی درکار ہے تیرا
شاہان و سلاطیں بھی ترے در کے بھکاری
اقبالؒ زمن غاشیہ بردار ہے تیرا
کوچے میں ترے بھیڑ فقیروں کی لگی ہے
گنجینۂ عنایات کا بازار ہے تیرا
فیضانؔ کی شیریں سخنی تیری عطا ہے
عاجز کئی نسلوں سے نمک خوار ہے تیرا

فیض رسول فیضانؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

میں ہوں تیرا گدا میرے داتا پیا، سُن مری التجا میرے داتاؒ پیا
میری بگڑی بنا میرے داتا پیا، کر کرم کی نگہ میرے داتاؒ پیا

ذکر تیرا مرے لب کی معراج ہے، تیری ہستی فقیروں کی سرتاج ہے
سائلوں کی ترے ہاتھ ہی لاج ہے، نسبت اپنی نبھا میرے داتاؒ پیا

خواجۂ خواجگاںؒ کا تجھے واسطہ، کھول میرے لیے خیر کا راستا
راہ کے پیچ و خم سے میں واقف نہیں، مجھ کو منزل دکھا میرے داتاؒ پیا

دم بہ دم ابرِ رحمت کی برسات ہے، فیضِ عالم ترے در کی کیا بات ہے
گنج بخشِ زمانہ تری ذات ہے، ہو مجھے بھی عطا میرے داتاؒ پیا

فیضِ عالمؒ ترا فیض جاری رہے، یوں ہی بھرپور جھولی ہماری رہے
ہم پہ چشمِ عنایت تمہاری رہے، اس طرح ہی سدا میرے داتاؒ پیا

عرض فیضاؔن کی سن خدا کے لیے، اور جاؤں کہاں میں صدا کے لیے
کھول اپنے خزانے گدا کے لیے، سیّدُ الاولیا میرے داتاؒ پیا

فیض رسول فیضاؔن

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مَیں کیا بتاؤں کہ کیا تجھ میں ہے مرے داتاؒ
بلا کا وصفِ عطا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

دکھائی دیتا ہے ظلمت میں نورِ حق ہم کو
وہ راستی کی ضیا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

عطا کی باغِ طریقت کو تازگی پیہم
کمالِ بادِ صبا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

عمل میں تیرے جھلکتا ہے اُسوۂ آقا (ﷺ)
یہی تو حسنِ وفا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

جہاں کے کاموں میں اللہ کو نہیں بھولا
یہ رنگِ عشق جدا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

ہماری جھولیاں بھر دیں خدا نے تیرے طفیل
انوکھا وصفِ دُعا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

وہی عطا ہو سحرؔ کو خدا کی رحمت سے
جو شوقِ حمد و ثنا تجھ میں ہے مرے داتاؒ

اقبال سحرؔ انبالوی (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

جہانِ اولیا میں ہے الگ معیار داتاؒ کا
نظر آتا نہیں ہمسر کوئی سرکار داتاؒ کا
زمانے بھر سے زائر حاضری دینے کو آتے ہیں
بالفاظِ دگر ہے عالمی دربار داتاؒ کا
سلاطینِ زمانہ کے قصائد کس لیے لکھوں
میں مدحت گار داتا کا ہوں، مدحت گار داتاؒ کا
نظام الدینؒ، فرید الدینؒ، معین الدین اجمیریؒ
جسے دیکھو، نظر آتا ہے وہ شہکار داتاؒ کا
نوالے مت انھیں سمجھو، یہ نفرت کو مٹاتے ہیں
یہاں لنگر کی صورت بٹ رہا ہے پیار داتاؒ کا
کرامات آپؒ کی ہیں عالمِ اسلام میں اتنی
کوئی منکر بھی کر سکتا نہیں انکار داتاؒ کا
غموں کی دھوپ میں جھلسے ہوؤں کو مل گئی راحت
نظر آیا انھیں جب سایۂ دیوار داتاؒ کا

یونہی کٹ جائے میری زندگی داتاؒ کے قدموں میں
یونہی بیٹھا رہوں بن کر میں چوکیدار داتاؒ کا
نظر صادق جمیلؔ آتا ہے اس میں مرشدِ کامل
رکھو تم سامنے آئینۂ افکار داتاؒ کا

صادق جمیلؔ (لاہور)

(شاعر کی ایک منقبت "مناقبِ سید ہجویری داتا گنج بخشؒ" میں بھی ہے۔ صفحہ ۷۰)

....

آپ تعلیماتِ داتاؒ پر کریں دل سے عمل
رستگاری چاہیں تو کچھ خود بھی تیاری کریں
اپنی جانب چاہتے ہوں جو توجہ کی نظر
حاضرِ دربار ہوں، آہیں بھریں، زاری کریں
بعدِ اسمِ خالق و اسمِ حبیبِ کبریا (ﷺ)
نامِ ہجویریؒ زبانِ قلب پر جاری کریں
حاضری سیدھے سبھاؤ دیں کبھی دربار پر
مت اداکاری کریں، مت کوئی فنکاری کریں
تو جو دم بھرتا رہا محمودؔ ان کا عمر بھر
کیوں نہ داتاؒ حشر میں تیری طرفداری کریں

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

نقش جو ہے جاوداں ہے سیّد ہجویرؒ کا
ایک اپنا ہی جہاں ہے سیّد ہجویرؒ کا
اس کے ہر سالک نے پہنا ہے تصوّف پیرہن
خوبصورت کارواں ہے سید ہجویرؒ کا
گنج بخشی کر رہا ہے وہ طفیلِ گنج بخش
مانگنے والا جہاں ہے سید ہجویرؒ کا
سچ اگر پوچھو تو لاثانی ہے بزمِ اولیاءؒ
اس میں بھی ثانی کہاں ہے سید ہجویرؒ کا
سلطنت کوئی بھی ہو اور حکمراں کوئی بھی ہو
دہر میں سکّہ رواں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
روشنی کی ہر گھڑی خیرات بٹتی ہے یہاں
فیضِ عالم آستاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
شاہبازی بھی ہے خواہاں اُس کی بیعت کی جمیلؔ
وہ جو طائرِ پُر فشاں ہے سیّد ہجویرؒ کا

صادق جمیلؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

لحظہ لحظہ دم بدم تیرے حضور دستیاب
رنج و الم کے دور میں راحت سکوں فشاں گلاب
تیرا وجود گنج بخش و رہنمائے کاملاں
تیری نظر کے فیض سے سارا زمانہ فیضیاب
دیکھا نہیں ہے آج تک لب پر کسی سوال کا
تیرے تصرّفات سے ہم کو ملا نہ ہو جواب
سائل ہو کیسا بھی حضورؒ جو تیرے در پہ آ گیا
لوٹا وہ بارگاہ سے تیری ہمیشہ کامیاب
تیرا مزار مدرسہ ہے اولیائے دین کا
اس سے معینؒ اور فریدؒ نے بھی کیا ہے اکتساب
میرے بھی شبستان میں داتاؒ بہارِ نور ہو
پاتے ہیں نور کشف کا تیری نگاہ سے حجاب
تیرے وسیلے سے بنے بگڑے ہوئے تمام کام
تیرے ہی نام سے ہُوئیں میری دعائیں مستجاب
بزمِ تجلّیات میں دیکھا نہیں ہے آج تک
ایسا جمیلؔ آستاں، ایسا حسین انتخاب

صادق جمیلؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مے گساروں کے لیے ساقی سرِ عام آ گیا
دستِ داتاؒ سے اگر پینے کوئی جام آ گیا

اللہ اللہ! ہو گیا اُس کا وظیفہ رات دن
در پہ ہندو بھی اگر کہتا ہُوا رام آ گیا

آ گئی کشتی مری جب بھی کبھی طوفان میں
سیّدِ ہجویرؒ کا نامِ علی کام آ گیا

کیوں نہ مخدومِ اُمم کے در پہ آتے تاجور
بھیک لینے کے لیے خاص آ گیا' عام آ گیا

حرزِ ایماں دوستو ہے نعرۂ "یا گنج بخشؒ"
بد نظر صیّاد بھی لے کر اگر دام آ گیا

آرزو ہر ایک کی ہر ایک پوری ہو گئی
صبح دم آیا سوالی یا سرِ شام آ گیا

کشفِ محجُوبات سے سب کو نوازا جائے گا
جُوئے دل پر بے نقاب آخر مہِ تام آ گیا

قطبؔ ہے تیرے مقدّر کا ستارہ اوج پر
آپؒ کے مدحت سراؤں میں ترا نام آ گیا

غلام قطب الدین فریدی (گڑھی شریف)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عطا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ
ماہِ طیبہ کی ضیا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

ساکنانِ خطّۂ لاہور ہیں کیا خوش نصیب
مہبطِ نور و ہُدیٰ ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

ہے امینِ جلوہ ہائے سیّدِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وسلم)
مظہرِ نورِ خدا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

ہیں مَطَبّ روحانیت کے اور بھی لاہور میں
مرکزی دارُ الشّفا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

دل کو ملتی ہے نیاز و عجز کی دولت یہاں
دافعِ کبر و ریا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

مخزنِ جُود و کرم ہے، منبعِ رُشد و ہُدیٰ
جوہرِ صدق و صفا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

فیض یاب اِس سے ہوئے ہیں اَصفیا و اَتقیا
جانِ بزمِ اولیاء ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

بارشیں پیہم برستی ہیں یہاں پر نور کی
آئنہ انوار کا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

بے نواؤں بے سہاروں کے لیے جائے اماں
بے کسوں کا آسرا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

قصرِ شاہی کی طرف نازشؔ اُٹھاؤں کیوں نظر
میرے دل کا مُدّعا ہے بارگاہِ گنج بخشؒ

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

قُطب اَقطاب و اَغواثِ جہاں کو عِلم ہے اس کا
نگاہِ کبریا میں ہے جو وَقعت میرے داتاؒ کی

مری فرطِ عقیدت سے ہوئی جاتی ہے خم گردن
کوئی کرتا ہے جب بھی بات بابت میرے داتاؒ کی

اُسے مل جائے گی داتاؒ کے نانا جان (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قربت
وہ بندہ جس کو حاصل ہو گی قربت میرے داتاؒ کی

کسی صورت سے کوئی خوش ہو اُن کا نام لیوا ہی
مجھے اتنی سی ہی مل جائے نسبت میرے داتاؒ کی

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مطلعِ صبحِ طریقت گنج بخشؒ
مہرِ تابانِ ولایت گنج بخشؒ

کاشفِ رازِ رسالت گنج بخشؒ
حاملِ حُسنِ شریعت گنج بخشؒ

رہبرِ راہِ طریقت گنج بخشؒ
ناظرِ انوارِ وحدت گنج بخشؒ

منبعِ رُشد و ہدایت گنج بخشؒ
مخزنِ لطف و عنایت گنج بخشؒ

اتباعِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ضیا
حاصلِ حسنِ نُبوّت گنج بخشؒ

ہیں علیؓ کے فیض کی روشن مثال
ہیں وقارِ علم و حکمت گنج بخشؒ

مُرشدِ کامل کی چشمِ لطف سے
محرمِ رازِ حقیقت گنج بخشؒ

آگہی کے لالہ زاروں کی بہار
گلشنِ عرفاں کی نکہت گنج بخشؒ

منزلِ صدق و صفا میں راہبر
مشعلِ چرخِ طریقت گنج بخشؒ

آپ کی ذاتِ گرامی آفتاب
آپ ہیں بُرجِ امامت گنج بخشؒ

لا الٰہ کی گتھیاں سُلجھا گئے
واقفِ اسرارِ وحدت گنج بخشؒ

پستیوں میں ہے حمیدؔ صابری
ہو اسے معراجِ شہرت گنج بخشؒ

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

(شاعر کی ایک منقبت "مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" مرتبہ اعجاز رشید محمود میں بھی چھپی۔ صفحہ ۱۲۲)

جس کے دم سے ہر قدم جلتے ہیں وحدت کے چراغ
میرا داتاؒ وہ شریعت کا عَلَم بردار ہے
جس کی نظروں میں سجے ہیں آپ کے نقشِ قدم
فیضِ عالمؒ کے کرم سے اس کا بیڑا پار ہے

حمید صابری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

دیارِ ہند کے ظلمت کدے میں اہلِ یقیں
مرے حضور (ﷺ) کا پیغام لے کے آئے تھے
جہانِ کفر و جہالت کے گھُپ اندھیروں میں
نئے دنوں کی بشارت بھی ساتھ لائے تھے

....

انھیں سفیرِ محمد (ﷺ) لکھوں تو سچ لکھوں
انھیں میں ارضِ ولایت کا ایک باغ کہوں
جنابِ سرورِ کونین (ﷺ) کے حوالے سے
جنابِ سیّدِ ہجویرؒ کو چراغ کہوں

....

خلوص و عشق و مودّت کے پھول لایا ہوں
وجود آپ کا الفت کا جام ہے داتاؒ
مرے بھی ہاتھ پہ رکھ دیں دِیا تصوّف کا
کہ فیض آپ کا گلشن میں عام ہے داتاؒ

....

کہا یہ بچّوں نے، لاہور آج چلتے ہیں
حضورِ سیّدِ ہجویرؒ ہم کریں گے سلام
اسی فقیر کی چوکھٹ پہ رات گزرے گی
بصد ادب یہاں کرتی ہے روشنی بھی قیام

....

ہجوم آپ کے در پر کھڑا ہے صدیوں سے
اسے بھی، سیّدِ ہجویرؒ! ہو عطا سورج
دعا کریں یہ خدا سے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدقے میں
گرفتِ شام سے اُمّت کا ہو رہا سورج

ریّاض حسین چودھری (سیالکوٹ)

(''مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش'' کے صفحہ ۴۹ پر بھی ان کی ایک منقبت شائع ہوئی تھی)

....

شبانہ روز کے چوبیس گھنٹوں میں بہر لمحہ
ہے جاری چشمۂ فیضان داتا فیضِ عالمؒ کا
نہ تھا لاہور پر ہی صرف ۶۵ء میں کرم ان کا
کہ ہے ممنون پاکستان داتا فیضِ عالمؒ کا

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمہ اللہ

ہوئی مشہور تیری گنج بخشی
ہے نزد و دور تیری گنج بخشی
تو داتا ہے، دلاتا ہے خدا سے
سراپا نور تیری گنج بخشی
اگر مغموم آئے تیرے در پر
کرے مسرور تیری گنج بخشی
ترا دربار اگر ہے عکسِ طیبہ
تو عکسِ طور تیری گنج بخشی
عطا پر ربِّ اکبر کی طرف سے
ہوئی مامور تیری گنج بخشی
مری عادت ہے خواہش بعدِ خواہش
ترا دستور تیری گنج بخشی
کہی جو منقبت نازشؔ نے، اس میں
ہوئی مذکور تیری گنج بخشی

محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)

(''مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش'' میں شاعر کے دو نذرانہ عقیدت شامل ہوئے تھے۔ صفحہ ۹۶، ۱۲۵)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

اس عنایت کا کروں میں شکریہ کیوں کر ادا
آپ نے اپنے فقیروں میں مجھے شامل کیا
آپ کے جود و سخا کی دھوم ہے کونین میں
جو بھی آیا آپ کے در پر نہ خالی وہ گیا
اہلِ دُنیا کو خبر کیا‘ اولیاؒ سے پوچھیے
مرتبہ کتنا بڑا ہے اولیاؒ میں آپ کا
بے طلب سائل کو کرتے ہیں عطا داتا حضورؒ
گنج بخش فیضِ عالم ہے لقب سرکار کا
اُن کا ذکرِ پاک ہو لب پر ترے شام و سحر
ہو کے گم یادوں میں اُن کی‘ دو جہاں کو بھول جا
اے امیرؔ! آ اور شہِ اجمیرؒ کا ہو ہم نوا
کہہ کے ہجویرؒ کے دربار میں نعرہ لگا
"گنج بخش فیضِ عالم‘ مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل‘ کاملاں را رہنما"

فقیر مصطفیٰ امیرؔ (فیصل آباد)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

گنج بخشی کے لیے بھیجا خدا نے آپ کو
خطۂ پنجاب چمکا آپ کے انوار سے
جو بھی در پر آ گیا‘ اس کا نہ خالی ہاتھ تھا
فیض سب لوگوں نے پایا آپ کے دربار سے
میں نے جب بھی منقبت لکھی شہ ہجویرؒ کی
باغِ جنّت کی مہک آئی مرے اشعار سے
جس نے دیکھا آپ کو‘ فوراً مسلماں ہو گیا
چار سُو اسلام پھیلایا حسیں کردار سے
اس لیے ممتاز ہے دُنیا میں رُتبہ آپ کا
آپ کو نسبت ہے نانا احمدِ مختار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
خطۂ پنجاب میں اسلام زندہ کر دیا
اہلِ ایماں کو بچایا کفر کی یلغار سے
جو بھی آئے جادوگر مدِ مقابل آپ کے
ہو گئے تائب‘ خجل ہو کر وہ اپنی ہار سے
اس حقیقت کی شہادت دے رہا ہوں مَیں امیرؔ
کوئی بھی خالی نہیں آتا ہے اِس دربار سے

فقیر مصطفیٰ امیرؔ

نذرِ داتاؒ

علی ہجویریؒ نے اخلاق کی مشعل جلائی ہے
یہ وہ ہستی ہے جس سے ہر کسی کی آشنائی ہے
زمانہ ان کے دروازے پہ دستک دینے آتا ہے
مُرادیں دل میں جو بھی لے کے آیا ہے' وہ پاتا ہے
ہے چرچا عالمِ اسلام میں ان کی محبت کا
حقیقت تو یہ ہے' مرکز ہے یہ مہر و مروّت کا
ہماری خوش نصیبی' یہ ہمارے شہر میں آئے
فقیروں کو قلندر کر دیا' جب لہر میں آئے
دلوں کو ظرف کی دولت عطا کی میرے داتاؒ نے
انھی کے نام سے منسوب ہیں عظمت کے پیمانے
ہم ان کے عُرس پر جب منقبت ان کی سناتے ہیں
بالفاظِ دگر لفظوں کے آئینے بناتے ہیں
شمار اپنا بھی ان کے چاہنے والوں میں ہوتا ہے
گنہگار ان کے در پہ آ کے دل کے داغ دھوتا ہے
پسندیدہ ہیں یہ اسلم سبھی ایمان والوں کے
یہ ظلمت کے اندھیروں میں پیمبر ہیں اُجالوں کے

محمد اسلم سعیدی (لاہور)

نذرِ داتاؒ

حامدِ رحمان ہیں داتا حضورؒ
واصفِ سُبحان ہیں داتا حضورؒ
سیّد و سلطان ہیں داتا حضورؒ
اولیا کی آن ہیں داتا حضورؒ
اصفیا کی جان ہیں داتا حضورؒ
اتقیا کی شان ہیں داتا حضورؒ
سرورِ دوراں (ﷺ) کے بحرِ جُود کا
بے بہا فیضان ہیں داتا حضورؒ
سرِّ حق' کنزِ خدا' رازِ الٰہ
رب کی اک بُرہان ہیں داتا حضورؒ
انس و جاں کیا ہیں' فرشتے بے شمار
آپ کے دربان ہیں داتا حضورؒ
ہر پریشانی کا کرتے ہیں علاج
دافعِ خلجان ہیں داتا حضورؒ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ مصطفیٰ، ابنِ شیرِ خدا، شہرِ لاہور میں جو ہیں جلوہ نما
جن کی خیرات کھاتے ہیں شاہ و گدا، وہ ہیں داتا پیا میرے داتا پیاؒ

آپ اللہ کی ہیں دلیلِ مبیں، آپ ہیں بحرِ فیضِ شہنشاہِ دیں (ﷺ)
نائبِ شاہِ خیبر شکنؓ بالیقیں، ہے مقام آپ کا میرے داتا پیاؒ

دست بستہ کھڑے در پہ ہیں اولیاءؒ ان میں شامل ہیں مجذوب اور اصفیاء
آپ ان سب کے ہیں رہبر و رہنما، قبلۂ اتقیا میرے داتا پیاؒ

ایسا دربار دُربار دیکھا کہیں؟ جس جگہ سے کوئی خالی لوٹا نہیں
رات دن ہے جہاں مجمعِ زائریں، وہ ہے در آپ کا میرے داتا پیاؒ

جھولیوں کو پسارے کھڑے ہیں سبھی، مانگتے ہیں یہ سب بہرِ غوث جلیؒ
اک نگاہِ کرم کیجیے مجھ پہ بھی، سب کا کر دو بھلا میرے داتا پیاؒ

عشقِ سرکار (ﷺ) دو مجھ گنہ گار کو، میرا سویا ہوا بخت بیدار ہو
سبز گنبد کا بھی مجھ کو دیدار دو، ہے مری التجا، میرے داتا پیاؒ

آئے لاہور تبلیغِ دیں کے لیے، اور لاکھوں گنہ گار تائب کیے
نورِ ایماں کے روشن کیے ہیں دیے، مرحبا مرحبا میرے داتا پیاؒ

کاشفِ اسرارِ ربِ لم یزل
عارفِ رحمان ہیں داتا حضورؒ

لاج رکھ لیں گے وہ عاجزؔ تیری بھی
عاصیوں کا مان ہیں داتا حضورؒ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

کون ہے سرخیلِ اہلِ حق کا، اہلُ اللہ کا
شاعرِ مشرقؒ نے "مخدومِ اُمم" جس کو کہا

خواجۂ اجمیرؒ جس ہستی کے ہیں اوصاف گو
جس کو اہلِ رُشد نے مانا ہے اپنا مقتدا

جس کی تصنیفِ لطیف ایسی حقیقت بیز تھی
درجہ مُرشد کا اسے سلطان جیؒ نے دے دیا

ایک صوفی عمر بھر جو معرفت کی منزلیں
رہرووں کے واسطے آسان کرتا ہی رہا

مدحِ محبوبِ خدائے لم یزل (ﷺ) کے ساتھ ساتھ
جس عظیم انسان کا محمودؔ ہے مدحت سرا

سیّدِ ہجویرؒ ہے وہ، جس کا "لنگر" حشر تک
ختم ہونا غیر ممکن ہے بعونِ کبریا

راجا رشید محمود

اللہ اللہ کرنا سکھایا ہمیں، رب کے غیظ و غضب سے بچایا ہمیں
ہیں گنہ گار، پھر بھی نبھایا ہمیں، ہے کرم آپ کا میرے داتا پیاؒ
آپ سے فیض پاتی ہے خلقِ خدا آپ ہی ہیں ہمارے تو حاجت روا
ہر کسی کے لیے در ہے وا آپ کا، اے شہِ اصفیاء میرے داتا پیاؒ
اس گنہ گار عاجزؔ پہ لطف و کرم دور اس سے رہے ہر طرح کا الم
اس کا عقبیٰ میں بھی آپ رکھنا بھرم، اس کی ہے التجا میرے داتا پیاؒ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

دکھائی دے نہ اس کے زیرِ پا ظلِ ہُما کیوں کر
کہ جس خوش بخت کے سر پر ہے سایہ فیضِ عالمؒ کا
غم و اندوہ کے چنگل میں پھنس جائے، ہے ناممکن
جو عاشق ہے نبی (ﷺ) کا، اور شیدا فیضِ عالمؒ کا
وہی پائے گا محشر میں بھی دامانِ شفاعت کو
یہاں پر جس نے بھی تھاما ہے پلّا فیضِ عالمؒ کا
جہاں دیندار سارے، متقی سارے ہیں داتاؒ کے
وہاں دیکھو، ہے دُنیا دار مجھ سا فیضِ عالمؒ کا

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

مخزنِ ایماں ہیں داتا گنج بخشؒ
مرکزِ ایقاں ہیں داتا گنج بخشؒ

موجزن ہے ان کا دریائے کرم
نائبِ عثمانؒ ہیں داتا گنج بخشؒ

بن کے آتے ہیں بھکاری شاہ بھی
کیا عجب سلطاں ہیں داتا گنج بخشؒ

رہنما ہر سالک و مجذوب کے
مرکزِ عرفاں ہیں داتا گنج بخشؒ

رہنمائی اولیا کی جو کریں
آپ کے فرماں ہیں داتا گنج بخشؒ

ہوں نظام الدینؒ یا بابا فریدؒ
سب کے ہی میراں ہیں داتا گنج بخشؒ

ہر زمانہ ہو رہا ہے فیضیاب
مظہرِ یزداں ہیں داتا گنج بخشؒ

یہ معین الدین چشتی کہہ گئے
قاسمِ عرفاں ہیں داتا گنج بخشؒ

بالیقیں لاہور والوں پر بہت
آپ کے احساں ہیں داتا گنج بخشؒ

تیرگی دل کی مٹا دیتے ہیں یہ
دافعِ عصیاں ہیں داتا گنج بخشؒ

کیا بگاڑے گا کوئی عاجزؔ ترا
حامی و نگراں ہیں داتا گنج بخشؒ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

شعور ہی ہمیں کہاں ہے عظمتوں کا آپ کی
حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جُڑا ہُوا ہے تار گنج بخشؒ کا

میں تیرے حُسنِ آخرت کی کر رہا ہوں یوں دُعا
خدا کرے، ہو تیرے دل میں پیار گنج بخشؒ کا

رہائشی جہاں کا ہے رشیدؔ منقبت سرا
ہے بستی گنج بخشؒ کی، دیار گنج بخشؒ کا

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

لاہور! تیرے سر پہ "چھتر چھاں" ہیں گنج بخشؒ
تو جسم ہے اگر، تو تری جاں ہیں گنج بخشؒ

اس در پہ جو بھی آیا، پھل ہو کے وہ گیا
لاکھوں دلوں کے درد کا درماں ہیں گنج بخشؒ

ہے اولیاؒ میں کوئی ستارہ، کوئی قمر
مانندِ آفتاب درخشاں ہیں گنج بخشؒ

یہ استعارہ یا کہ کنایہ نہیں کوئی
زندہ حقیقتوں کا اک عنواں ہیں گنج بخشؒ

جو منقبت کی بزم میں حاضر ہیں، اس سے
سارے یہ آج آپ کے مہماں ہیں گنج بخشؒ

ہیں رہنمائے کاملاں اور پیرِ ناقصاں
شاکرؔ جی ایک منبعِ عرفاں ہیں گنج بخشؒ

شاکر کنڈان (سرگودھا)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

تاجدارِ اولیاء و اصفیا ہیں گنج بخشؒ
پیکرِ لُطف و عنایات و سخا ہیں گنج بخشؒ

میں بھی اک ادنیٰ گدا ہوں سیّدِ ہجویرؒ کا
ہاتھ باندھے ہی کھڑا ہوں در پہ کافی دیر کا

مجھ پہ بھی جب اک نظر سرکار کی ہو جائے گی
دور ہر بیماری اس بیمار کی ہو جائے گی

کون ہے وہ جو عقیدت سے یہاں آتا نہیں
کون ہے وہ جو مُرادیں اس جگہ پاتا نہیں

ناقصوں کو کاملوں کی صف میں شامل کر دیا
جو سوالی در پہ آیا' اُس کا دامن بھر دیا

کیوں نہ ہو پھر ہر کس و ناکس پہ لازم احترام
میرے داتاؒ اصفیا و اولیاء کے ہیں امام

گنج بخشی فیض دینا جن کا ادنیٰ کام ہے
سیّدِ ہجویرؒ حسرتؔ اُس سخی کا نام ہے

محمد یُونُس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

("مناقب سید ہجویر داتا گنج بخش" کے صفحہ ۱۵ پر بھی شاعر کی ایک منقبت چھپی)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

آپ کا درسِ صداقت عام داتا گنج بخشؒ
قلب کی تسکین ہے یہ نام داتا گنج بخشؒ

دین کی تدریس میں گزری ہے ساری زندگی
صورتِ انوار سینوں میں اتاری زندگی

تھا زباں پر آپ کے' اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر گھڑی
عالمِ تنہائی میں لگتی تھی اشکوں کی جھڑی

کیوں نہ ہوں آخر مسلماں آپ کے احسان مند
آپ کے دم سے ہوئے ہیں کفر کے دروازے بند

آپ کی رگ رگ میں تھی حق و صداقت کی بہار
جیسے مُسلم کے لیے ہو باغِ جنت کی بہار

اس لیے انوار افزا ہے سحر کی روشنی
آپ کے روضے پر اُتری ہے قمر کی روشنی

انوار قمرؔ (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

روح پرور آستاں داتا علی ہجویرؒ کا
معترف ہے اک جہاں داتا علی ہجویرؒ کا

کتنی صدیوں سے درِ رحمت کھلا ہے رات دن
فیض بحرِ بیکراں داتا علی ہجویرؒ کا

بادشاہانِ جہاں بھی ہیں فقیرانہ کھڑے
دہر میں سکّہ رواں داتا علی ہجویرؒ کا

رہگزارِ قُربِ حق پر آپ ہیں پیہم رواں
رشکِ جنّت گلستاں داتا علی ہجویرؒ کا

کشفِ محجوب آپ کی ہے ایک تصنیفِ لطیف
معرفت سے پُر بیاں داتا علی ہجویرؒ کا

فیض ہے لاہور میں قرنوں سے جاری آپ کا
ہے خزانہ جاوداں داتا علی ہجویرؒ کا

خواجۂ "ہند الولی" نے چلّہ کاٹا ہے جہاں
ہے وہ ارفع آستاں داتا علی ہجویرؒ کا

ساقیِ ناچیز کے لب پر ثنا ہے آپ کی
نام چپتی ہے زباں داتا علی ہجویرؒ کا

غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ظلمتوں میں مطلعِ عرفان داتا گنج بخشؒ
تیرگی میں نور کا سامان داتا گنج بخشؒ

مظہرِ نورِ خدا بھی آپ ہی کی ذات ہے
وحدتِ خالق کی ہیں پہچان داتا گنج بخشؒ

"ناقصاں را پیرِ کامل" سیّدِ ہجویرؒ ہیں
صوفیائے کاملیں کی جان داتا گنج بخشؒ

"گنج بخشِ فیضِ عالم" آپ کا زرّیں لقب
خطّۂ لاہور کی پہچان داتا گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ کے دل سے کوئی پوچھے تو ہیں
اولیائے دہر کے سلطان داتا گنج بخشؒ

بوالحسن رشد و ہدایت کی ہیں اک روشن کتاب
آدمی کو کرتے ہیں انسان داتا گنج بخشؒ

سائلِ دربارِ دُربارِ حقیقت میں بھی ہوں
مشکلیں میری بھی ہوں آسان داتا گنج بخشؒ

ہند کے ظلمت کدے میں منبعِ انوار ہیں
ہم پہ ہیں اللہ کا احسان داتا گنج بخشؒ
جن کے ہاں مال و زرِ ایقان ہی کم تھا، انھیں
دے رہے ہیں دولتِ ایمان داتا گنج بخشؒ
ہیں کتابِ معرفت کی اک حسیں تفسیر، اور
بابِ وحدت کا جلی عنوان داتا گنج بخشؒ
سروری کو آپ ہی کی رہبری مطلوب ہے
اولیائے حق میں ہیں ذی شان داتا گنج بخشؒ
ہے ریاضِ بے نوا بھی آپ کے در کا گدا
اس کی جھولی میں بھی کچھ فیضان داتا گنج بخشؒ!

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

....

ناصر و داتا جب ان کا کبریا ہے بے گماں
سب کے ناصر، سب کے داتا سیّدِ ہجویرؒ ہیں
آج لب پر منقبت ان کی ہے جاری اس لیے
دستگیرِ روزِ فردا سیّدِ ہجویرؒ ہیں

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

رہنمائے بزمِ الفت سیّدِ ہجویرؒ ہیں
رہبرِ راہِ طریقت سیدِ ہجویرؒ ہیں
آپ ہی نے ہم کو بتلائے ہیں دیں کے راستے
قائدِ راہِ شریعت سیدِ ہجویرؒ ہیں
ان سے ہی منسوب ہیں مہر و وفا کے ضابطے
مرکزِ شہرِ محبت سیدِ ہجویرؒ ہیں
اب بھی ان کا آستانہ معدنِ انوار ہے
باعثِ تسکین و راحت سیدِ ہجویرؒ ہیں
کر دیے ہیں وا سب اسرارِ لدنّی آپ نے
واقفِ رازِ حقیقت سیدِ ہجویرؒ ہیں
بت پرستوں کو کیا توحیدِ حق سے آشنا
رازدانِ سرِّ وحدت سیدِ ہجویرؒ ہیں
آپ سے آتے ہیں لینے فیض سارے خاص و عام
منبعِ رشد و ہدایت سیّدِ ہجویرؒ ہیں

ریاض احمد قادری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ہیں جہاں میں منبعِ انوار داتا گنج بخشؒ
اولیاؒ کے قافلہ سالار داتا گنج بخشؒ

اہلِ دل کو ان سے ملتی ہیں غنا کی دولتیں
اہلِ حق کے ہیں بڑے دلدار داتا گنج بخشؒ

عشق کے سرِ نہاں کھولے ہیں کس نے؟ آپ نے
کاروانِ عشق کے سردار داتا گنج بخشؒ

کچھ نہیں رہتا ہے مخفی سالکوں کی آنکھ سے
کھولتے ہیں یوں چھپے اسرار داتا گنج بخشؒ

قسمتیں بگڑی ہوئی بنتی ہیں اس دربار پر
بختِ خفتہ کرتے ہیں بیدار داتا گنج بخشؒ

منبعِ رشد و ہدایت ہے یہی لاہور میں
آپ کا بستا رہے دربار داتا گنج بخشؒ

یہ ریاضؔ آیا مرادِ دل لیے در پر حضور
کیجیے اس پر کرم سرکار داتا گنج بخشؒ!

ریاض احمد قادری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ہند میں ہیں فقر کی اک شان داتا گنج بخشؒ
ہیں جہاں میں اپنی ہی پہچان داتا گنج بخشؒ

پا رہے ہیں راہ گم کردہ راہی سے روشنی
سالکوں کو دیتے ہیں عرفان داتا گنج بخشؒ

جب شریعت میں بھی رتبہ ان کا خاصُ الخاص ہے
تو طریقت کے بھی ہیں سلطان داتا گنج بخشؒ

بھائی چارہ ہے انھیں مرغوب بے حد دوستو
الفتوں کا ہیں حسیں عنوان داتا گنج بخشؒ

کشف سے بھرپور باتیں سن کے سب کہنے لگے
یوں پڑھاتے ہیں ہمیں قرآن داتا گنج بخشؒ

مل گئی تفسیرِ عرفاں آپؒ کے دربار سے
پختہ تر کرتے ہیں یوں ایقان داتا گنج بخشؒ

آج یہ بھی آپ کے دربار پر حاضر ہُوا
پورے ہوں شاہدؔ کے بھی ارمان داتا گنج بخشؒ

سید شاہد حسین شاہدؔ (فیصل آباد)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

راہِ حق ہم کو دکھائی سیّدِ ہجویرؒ نے
اس طرح کی ہے بھلائی سیّد ہجویرؒ نے

ختم ہوتی جا رہی تھیں باتیں کفر و شرک کی
محفلِ حق جب جمائی سید ہجویرؒ نے

پاس رہتے ہیں دلِ بیتاب کے داتا حضور
کب کسی کو دی جدائی سیدِ ہجویرؒ نے

سننے والوں کے دلوں میں روشنی ہوتی گئی
بات حق کی یوں سنائی سیدِ ہجویرؒ نے

راہ گم گشتہ زمانے کے، مُرادیں پا گئے
بگڑی سب کی یوں بنائی سیدِ ہجویرؒ نے

جب کسی نے بھی طریقت پائی، یہ کہنے لگا
ذاتِ حق سے لَو لگائی سیدِ ہجویرؒ نے

ہیں وہ شاہدؔ معرفت کے رہنما اس دہر میں
دی ہے حق سے آشنائی سیّدِ ہجویرؒ نے

سید شاہد حسین شاہدؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

دم بدم کرتا ہوں مدحت سیّدِ ہجویرؒ کی
میرے دل پر ہے حکومت سیّد ہجویرؒ کی

خواجۂ اجمیرؒ ہوں یا حضرتِ گنج شکرؒ
سب کے دل میں ہے عقیدت سید ہجویرؒ کی

منزلِ راہِ طریقت آپؒ کا طرزِ عمل
زندگی عینِ شریعت سیدِ ہجویرؒ کی

میں یہ سمجھوں گا، مری بخشش کا ساماں ہو گیا
ہو گئی جس دن زیارت سیدِ ہجویرؒ کی

در پہ آتے ہیں سلامی کے لیے شاہ و گدا
دیدنی ہے شان و شوکت سید ہجویرؒ کی

شان بخشی ہے خدا نے خطۂ لاہور کو
بن گیا جائے سکونت سید ہجویرؒ کی

مجھ کو سرورؔ زندگی کے جادۂ دشوار پر
تازہ دم رکھے محبّت سیّدِ ہجویرؒ کی

سرور حسین نقشبندی (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

حاضر ہے تیرے در پہ گدا۔ سیّد ہجویرؒ!
ہو اس کی طرف چشمِ عطا سیّد ہجویرؒ

خطرے میں مرا پاک نگر پھر سے گھرا ہے
درکار ہے پھر تیری دعا سید ہجویرؒ

جاری رہے لنگر ترے فیضانِ کرم کا
اے مظہرِ انوارِ خدا سید ہجویرؒ!

ہو خیر ترے بابِ عنایات و عطا کی
ہوتا رہے منگتوں کا بھلا سید ہجویرؒ

دربار تو ولیوں کے جہاں بھر میں کئی ہیں
ہے شان ترے در کی جدا سید ہجویرؒ

تو مظہرِ اوصافِ شہِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے
اقطاب ترے مدح سرا سید ہجویرؒ

حاضر ہیں ترے در پہ فرشتوں کی قطاریں
عاشق ترے مردانِ خدا سیّدِ ہجویرؒ

کشّافِ حجابات ہر اک حرف ہے تیرا
اے راہبر و راہنما سیّدِ ہجویرؒ

بھرتے ہیں کئی پیٹ ترے خوانِ کرم سے
اے مرجعِ مخلوقِ خدا سیدِ ہجویرؒ

ہے تاج ترے سر پہ سیادت کا فروزاں
اے وارثِ لَوْلَاکَ لَمَا سید ہجویرؒ

درکار ہے خُدّام کو بھی دل کی صفائی
مطلوب ہے اب صدق و صفا سیدِ ہجویرؒ

جاری رہے لنگر ترا تا روزِ قیامت
شہزادؔ کے دل کی ہے صدا سیّدِ ہجویرؒ

محمد شہزاد مجددی

....

ہجویری بارگاہ میں جو جا کھڑا ہُوا
اُس کی مدد کو اُن کی عطا اُٹھ کھڑی ہُوئی

چُپ چاپ جب مَیں حاضرِ دربار ہو گیا
ہر خامشی یہاں پہ ملی بولتی ہُوئی

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

داتاؒ کے در پہ بارشِ انوار دیکھیے
بھیگے ہیں نور میں در و دیوار دیکھیے
موجِ نگاہِ لطف ہے داتاؒ کی بے نظیر
بیڑا لگا دیا ہے مرا پار دیکھیے
داتاؒ کے فقر میں ہے نہاں شانِ خُسروی
ہیں تاجور بھی سائلِ دربار دیکھیے
داتاؒ کے در سے لُوٹ کے رحمت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
کس درجہ شادماں ہیں گنہ گار دیکھیے
داتاؒ کی نکہتوں سے معطّر ہیں رات دن
لاہور کے یہ کوچہ و بازار دیکھیے
صدیوں سے بھر رہا ہے زمانے کی جھولیاں
داتاؒ سخی کا دستِ گہر بار دیکھیے
فیضانِ گنج بخشؒ ہے کس درجہ پُروقار
قطب و ولی ہیں حاضرِ دربار دیکھیے
جن پر پڑی نظر مرے داتاؒ حضور کی
وہ ہو گئے ہیں کاشفِ اسرار دیکھیے
صدقہ علی کا خواجۂ ہجویرؒ نے عطاؔ
بخشی ہے مجھ کو دولتِ بیدار دیکھیے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

فیض دُنیا میں عام تیرا ہے
جس کو دیکھو غلام تیرا ہے
کام بگڑے بھی جس سے بن جائیں
میرے داتاؒ! وہ نام تیرا ہے
تشنگی کس طرح رہے باقی
میرے ہاتھوں میں جام تیرا ہے
عشقِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جیو، لوگو
بس یہی اک پیام تیرا ہے
عاشقوں کی وہیں پہ جنّت ہے
جس جگہ پہ قیام تیرا ہے
عاشقانِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہونٹوں پر
تذکرہ صبح و شام تیرا ہے
کاملوں کا بھی پیرِ کامل تو
کتنا اُونچا مقام تیرا ہے
اس ضیاؔ کو قبول کر لینا
اس کے لب پر سلام تیرا ہے

سید ضیا محی الدین گیلانی (ہڑپہ)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

سالِ وصال: ۴۶۵ھ　　قرآنی مادۂ تاریخ:　　فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰہ

عرس شریف: ۹۶۶واں　　بہ الفاظ بحساب ابجد ''خوبیِ صراطِ اولیا'' ۹۶۶

تذکرہ ہے مُرشدِ عالمِ جہاں کے پیر کا
رنگ اک اک لفظ میں ہے اِس لیے تاثیر کا

اک نشاں، تخریب کے ماحول میں تعمیر کا
کام داتاؒ نے لیا ہے خاک سے اکسیر کا

تو دلوں ذہنوں کا فاتح اے شہِ اقلیمِ فقر
چار سُو عالم میں شہرہ ہے تری تسخیر کا

خُسروانِ دہر و شاہانِ جہاں سمجھیں گے کیا
جو ہے طول و عرض تیرے فقر کی جاگیر کا

کتنی صدیوں سے منوّر اُس سے ہے بزمِ جہاں
بڑھ رہا ہے دائرہ ہر دم تری تنویر کا

ہر طرف ہے آج بھی تیری صدائے حق کی گونج
غلغلہ اب بھی ہے تیرے نعرۂ تکبیر کا

نیک پر، بد پر برابر کا ہے تیرا التفات
دلنواز و مہرباں یکساں جوان و پیر کا

گردشِ دوراں ہے تیری گنج بخشی کی گواہ
آسماں شاہد ہے تیرے فیضِ عالمگیر کا

کاشفُ المحجوب ہے تیری کتابِ حق مآب
جاوداں فیضان تیری خوبیِ تحریر کا

اک نظر سے گُم رہوں کو کر دیا حق آشنا
ہے وہ خوش قسمت، ہُوا زخمی جو اِس شمشیر کا

تیر انداز اور بھی تھے ہر طرف بہرِ شکار
دل بنا میرا ہَدَف تیری نظر کے تیر کا

مجھ کو تیری منقبت خوانی کا حاصل ہے شرف
ہے نصیبا اوج پر اِس عبدِ پُر تقصیر کا

تیرے مرقد پر خدا کی رحمتوں کا ہے نزول
نجمِ تاباں ہے یہ پاکستان کی تقدیر کا

کر دیا شامل ترے در کے گداؤں میں راسے
ہے دلی ممنون طارق کاتبِ تقدیر کا

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

فردوس بداماں ہے غنچہ مرے داتا کا — کہسار سے بڑھ کر ہے ذرہ مرے داتا کا
جاتا ہے مدینے کو جادہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

انوار کا مرجع ہے چہرہ مرے داتا کا — ہے دین کا سرمایہ خطبہ مرے داتا کا
کرتا ہے اثر دل پر لہجہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

پاکیزہ حیات ان کی معیار بلاغت ہے — اعزاز شریعت ہے اعجاز طریقت ہے
ہے قبلہ نما بے شک سجدہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

احکام شریعت پر تھی آپ کی پابندی — یوں سید عالم ﷺ کی تاعمر اطاعت کی
منشائے خدا ٹھہرا گفتہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

اک راز ہے قدرت کا اک ناز ہے خلقت کا — اک چرخ ہے عزت کا اک چاند ہے عظمت کا
اک باغ ہے جنت کا روضہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

بارش ہے یہاں ہر دم نزہت کی نظافت کی — یہ جا ہے سکینت کی یہ جاں ہے ولایت کی
دربار ہے یہ کیسا عمدہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

لمحات کے ہونٹوں پر اس در کے ترانے ہیں — داتا کے گوتوں میں صدیاں ہیں زمانے ہیں
ہر دور میں تازہ ہے قصہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

ہر دم ہے یہاں بارش اک نور اجالے کی — بھرتی ہے یہاں جھولی ہر مانگنے والے کی
ہر سمت ہے دنیا میں شہرہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

اُچ، پاک پتن، کلیر، اجمیر، دکن، بھیرہ — ارباب ولایت کا ہے جس بھی جگہ ڈیرہ
ہے فیض وہاں پہنچا واللہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

وہ مسند عزت پر مانند شہاں بیٹھا — گردون سیادت پر وہ مثل قمر چمکا
جس کے بھی رباب پر نعرہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

پنجاب کی جاں ٹھہرا گلزار اماں ٹھہرا — لاہور اسی خاطر بے خوف خزاں ٹھہرا
اس شہر حسیں پر ہے پہرہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

ہر صبح و مسا میرا مولا نے بھرم رکھا — سر پر بھی اسی خاطر اک ظل کرم رکھا
جھولی میں جو تھا میری صدقہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

اک عرض ہے دیرینہ ہو آس مری پوری — وہ خاص عنایت ہو سب ختم ہو مجبوری
یا رب مجھے دکھلا دے جلوہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

ہر وقت ہے یاں ہر سو تسبیح دعا لنگر — یاں آ ہی نہیں سکتی کوئی بھی کمی انور
ہے فیض یہاں جاری طرفہ مرے داتا کا — سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا

....

ڈاکٹر افضال احمد انور

نذرِ داتا رحمہ اللہ

خدا کے نور سے روشن ہے جلوت میرے داتاؒ کی
نبی (ﷺ) کے ذکر سے آباد خلوت میرے داتاؒ کی
خزینہ معرفت کا ہے محبت میرے داتاؒ کی
عطائے سرورِ عالم (ﷺ) ہے قربت میرے داتاؒ کی
بحمداللہ! یہ بھی ہے فضیلت میرے داتاؒ کی
قلوبِ اہلِ دیں پر ہے حکومت میرے داتاؒ کی
عقیدت کا حوالہ ہے فقط یہ منقبت گوئی
سمجھ میں آ نہیں سکتی حقیقت میرے داتاؒ کی
اُسے سن کر مری جانِ حزیں تسکین پاتی ہے
کوئی جو بات بھی کرتا ہے بابت میرے داتاؒ کی
اُسے کیونکر نہ اپنی خوبیٔ قسمت پہ رشک آئے
کہ جس پر بھی ہوئی چشمِ عنایت میرے داتاؒ کی
دلِ غمگین کو راحت فزا اُن کا تصوّر ہے
مصائب سے بچا لیتی ہے نسبت میرے داتاؒ کی

فقیروں کے تہی داماں مُرادوں سے وہ بھرتے ہیں
رہے گی تا ابد جاری سخاوت میرے داتاؒ کی
دلوں کو اُن کی یادوں سے بسانا خیر و برکت ہے
سعادت ہی سعادت ہے عقیدت میرے داتاؒ کی
سراغِ منزلِ عرفان و مستی اُس کو ملتا ہے
میسّر جس کو آ جائے رفاقت میرے داتاؒ کی
نزولِ رحمتِ باری ہے جو اِس پاک دھرتی پر
ہے نازشؔ یہ بھی تو زندہ کرامت میرے داتاؒ کی

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

دیدہ افروز ہیں درویش کے اَسرار و رُمُوز
دیکھ رنگینیٔ افکارِ علی ہجویریؒ
جلوہ گر نورِ خدا ہے مرے آئینے میں
مَیں بھی ہوں آئنہ بردارِ علی ہجویریؒ
میری نظروں میں ہے ہُجویر کا خورشیدِ جمال
میرے دامن میں ہیں انوارِ علی ہجویریؒ

حافظ مظہر الدینؒ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

جو لے کر نُورِ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رنگ و نور آئے
انھی میں ایک' فخرِ اولیاء داتا حضورؒ آئے

یہ دیکھا' ہند میں ہے حاجتِ سرمستیٔ وحدت
تو وہ ہجویر سے لے کر یہاں جامِ طہور آئے

رہِ حق کے جو خواہش مند تھے' ان کی مدد کرنے
جو سرکش تھے' ملانے خاک میں ان کا غرور آئے

جنھیں نسبت درِ داتاؒ سے ہے' خواہش کہاں ان کو
کہ ان کے روبرو باغِ ارم آئے کہ حور آئے

نظر میں روضۂ داتاؒ کی نورانیتیں بھر لو
تو دربارِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سا تم کو سُرور آئے

اجازت جن کی نظروں کو ملے داتاؒ کے مرقد سے
اُنھی کے ہاتھ میں بس نعمتِ کشفُ القبور آئے

گدا آئے تو پائے دولتِ فقر و غنا ان سے
شعور و آگہی پائے' یہاں جو بے شعور آئے

مَیں اس خواہش میں آصف ہوں ثناگو فیضِ عالمؐ کا
کہ ان کا رُوئے زیبا خواب میں اک دن ضرور آئے

پیر آصف بشیر چشتی (فیصل آباد)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

وہ جس نے سیدِ ہجویرؒ سے دل سے محبت کی
اُسی بندے پہ وا کرتے ہیں وہ رمزیں حقیقت کی

کرم ہو جائے تو عُشّاقِ داتاؒ پر اُترتی ہے
ضیا توحیدِ حق کی اور چمک شانِ رسالت کی

ہزاروں غیر مُسلم حلقۂ اسلام میں آئے
دکھائی آپ نے جس جا جھلک نورِ کرامت کی

لیا بے چارگاں کو جس طرح داتاؒ نے باہوں میں
نظیر ایسی جہاں والوں نے کب دیکھی تھی شفقت کی

ہمارے پاس ہے سب کچھ' جو داتاؒ اپنے داتا ہیں
ضرورت ہی نہیں ہم کو شکوہ و شان و شوکت کی

عطا کرتے ہیں وہ "لَا تَقْنَطُوْا" کے بے بہا موتی
خبر ہے فیضِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہماری ہر ضرورت کی

ہماری روح میں کھلتا ہے جو داتاؒ کی نگری کو
اُسی روزن سے پھوٹے گی کرن صبحِ سعادت کی

نظر آتی ہے محرابِ حرم اس کے تصدّق سے
قسم اللہ کی! وہ شان ہے داتاؒ کی قربت کی
کبھی اُٹھیں نہ وہ اہلِ نظر داتاؒ کے قدموں سے
جنھیں ہو جائے حاصل معرفت سرِّ حقیقت کی
انھی کی مدح میں ہم نے بسر کی زندگی اپنی
انھی سے داد ہم پائیں گے آصف اپنی محنت کی

آصف بشیر چشتی

یہ آستانِ قُدس سراپا بہار ہے
ذرّوں پہ اس کے رحمتِ پروردگار ہے
ہوتے ہیں نامراد یہاں آ کے با مراد
ہر پھول اِس چمن کا دُرِ تابدار ہے
انوارِ ذُوالجلال ہیں روضہ کے آس پاس
دیوار و در پہ حُسنِ مشیّت نثار ہے
دیکھی ہیں مہر و مہ کی جبینیں جھکی ہوئی
اس خاک پر کہ جس کی فضا لالہ زار ہے

شورش کاشمیری

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

نُورِ چشمِ احمدِ (صلی اللہ علیہ وسلم) مختار داتا گنج بخشؒ
دُودمانِ حیدرِ کرارؓ داتا گنج بخشؒ
سینہ ہے گنجینۂ انوار بے شک آپ کا
شرحِ قرآں آپ کی گفتار داتا گنج بخشؒ
ناقصوں کے پیر کامل، کاملوں کے رہنما
سالکانِ وقت کے سالار داتا گنج بخشؒ
بے ٹھکانوں کو ٹھکانا آپ کے در پر ملا
بے کسوں کے مُونس و غمخوار داتا گنج بخشؒ
آپ کے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں ہزاروں صبح و شام
میرے جیسے مفلس و نادار ۔ داتا گنج بخشؒ!
صدقۂ شانِ ولایت آپ کے دربار میں
استغاثہ ہے مرے سرکار داتا گنج بخشؒ
ہیں مسلمانانِ عالم کسمپرسی کے شکار
ہر طرف ہے کفر کی یلغار داتا گنج بخشؒ

عالمِ اسلام کی فرقہ پرستی دیکھ کر
خندہ زن ہے عالمِ کفار داتا گنج بخشؒ

میرے داتا قلعۂ اسلام پھر خطرے میں ہے
بھیجئے گا لشکرِ جرار داتا گنج بخشؒ

قوم کی شیرازہ بندی کی ضرورت پھر سے ہے
منتشر ہے اُمتِ سرکارؐ داتا گنج بخشؒ

صدقۂ غوثِ معظمؒ از طفیلِ پنجتن
کیجئے میرا بھی بیڑا پار داتا گنج بخشؒ

کیجئے شانِ مسیحائی کی مجھ پر بھی نظر
میں بھی ہوں اِک آپ کا بیمار ۔ داتا گنج بخشؒ

سیکڑوں رنج و الم اِک دم ہوا ہوجائیں گے
ہو اگر چشمِ کرم اِک بار داتا گنج بخشؒ

حرفِ حق ہے خواجہؒ اجمیری کا فرمایا ہُوا
''مظہرِ نورِ خدا'' سرکار داتا گنج بخشؒ

گر قبول اُفتد زہے عزّو شرف یا سیدی
قادری تنویرؔ کے اشعار داتا گنج بخشؒ

میاں تنویر قادری (اسلام آباد)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

ہر کس و ناکس پہ فیضان و عنایت' مرحبا
گنج بخشی آپ کی محکم کرامت' مرحبا

آیۂ ''لَا تَقْنَطُوْا'' کی معرفت کے رازدار
جانتے تھے معنئ اعلانِ رحمت' مرحبا

کر دیا رازِ حقیقت فاش ہر انسان پر
کہ شریعت ہی میں پنہاں ہے طریقت مرحبا

تختِ راوی بھا گیا ہجویر کی دستار کو
اِس طرح لاہور کو بخشی فضیلت' مرحبا

خواجۂ اجمیرؒ جیسے کاملوں کے رہنما
آپ ہیں دانندۂ رازِ حقیقت' مرحبا

اِتّباعِ سُنّتِ مُرسَل (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رکھا تن بدن
عمر بھر کی ''فَقْرُ فَخْرِیْ'' کی اطاعت' مرحبا

''در' حقیقت کا ہے خواہش دور رکھنا نفس سے''
آپؒ کا فرمان ہے یہ کنزِ حکمت' مرحبا

کعبۂ خالق دکھایا سامنے محراب کے
دیکھ کر' دکھلا کے یوں' کی تھی عبادت' مرحبا

جلوہ گاہِ قدسیاں در رتبۂ ہجویرؒ کا
ہے عقیلؔ بے نوا کو گنجِ جنت' مرحبا

عقیل اختر (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

کرم فرما اگر داتاؒ رہا ہے
مقدّر اپنا بھی اچھّا رہا ہے
حقیقت کا کوئی جُویا رہا ہے
تو اس دربار پر آتا رہا ہے
علی ہجویریؒ کی تعریف کرنا
جوابِ پُرسشِ عُقبیٰ رہا ہے
ہے مہرِ آسمانِ رُشد داتاؒ
جو میرے قلب کو دھڑکا رہا ہے
جسے داتاؒ کے در کی لو لگی ہے
وہ دل مجمع میں بھی تنہا رہا ہے
شناسا ہے وہ بندہ معرفت کا
جو افکار آپؒ کے پھیلا رہا ہے
رہا ہوں حاضرِ دربارِ داتاؒ
یہ سستا خُلد کا سودا رہا ہے
نظر ایسے جمی گنبد پہ یُوسفؔ
کہ ہر رنگِ جہاں پھیکا رہا ہے

کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

چاہتے ہیں سب کی جب بہبودِ مخدومِ اُممؒ
لطف فرمائیں گے دیر و زود مخدومِ اُمم
شاعرِ مشرق حکیمِ اُمّتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا
جس نے داتاؒ کو کہا محمودؔ "مخدومِ اُمم"
رہنما ہے فکر ان کی نوعِ انساں کے لیے
ہیں آیۂ فضل و رحمتِ معبود مخدومِ اُمم
گنج بخشِ فیضِ عالم سیّدِ ہجویرؒ ہیں
آشنائے شاہد و مشہود مخدومِ اُمم
ہیں امیرِ مُلکِ معنیٰ مخزنِ انوارِ حق
قاسمِ گنجِ عطا و جُود مخدومِ اُمم
مجمعُ البحرینِ شرع و معرفت داتا حضورؒ
واقفِ اسرارِ ہست و بود مخدومِ اُمم
بند ہر دروازۂ تشکیک فرماتے گئے
کر کے راہِ شرک کو مسدود مخدومِ اُمم
پردہ ہائے معرفت وا کر دیے ہیں آپ نے
ہیں مشیّت کا دُرِ مقصود مخدومِ اُمم
جس جگہ جب بھی پکارا آپ کو محمودؔ نے
اس نے پایا ہیں وہیں موجود مخدومِ اُممؒ

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

یوں رب نے اونچا فرمایا اقبال علی ہُجویریؒ کا
ہر ماہ علی ہجویریؒ کا، ہر سال علی ہُجویریؒ کا
ماضی جو رہا ہے داتاؒ کا تو استقبال بھی ان کا ہے
اور دیکھ رہی ہے سب دُنیا، ہے حال علی ہجویریؒ کا
تم پیڑ ولایت کا دل کی آنکھوں سے جو دیکھو پاؤ گے
سب پات علی ہجویریؒ کے، ہر ڈال علی ہجویریؒ کا
کیوں جُملہ شیُوخ سلاسل کے، حاضر نہ ہوں اس درِ عالی پر
تفصیل ہے سارے ولیوں کی، اِجمال علی ہجویریؒ کا
تصنیف علی ہجویریؒ کی ہر وقت بسا لے آنکھوں میں
جو حکم سمجھ میں آ جائے، مت ٹال علی ہجویریؒ کا
مخدوم اُمم کا فرمایا، مرقد کو حرم اظہار کیا
مدّاح رہا ہے کچھ ایسا اقبالؒ علی ہجویریؒ کا
نسبت سب اہلِ تصوّف کی، قائم ہوئی فیضِ عالمؒ سے
ہر غوث علی ہجویریؒ کا، اَبدال علی ہجویریؒ کا
محمودؔ نظر والے جو ہیں، وہ دیکھتے ہیں ہر صبح و مسا
دل یادِ خدا میں رہتا ہے فعّال علی ہجویریؒ کا

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

عطائے سرورِ کُل (ﷺ) سے ہیں اونچی شان کے، داتاؒ
میں اِن سے مانگتا ہوں لوگو! ان کو جان کے داتا
جہاں والوں کے دل پر راج تو کرنا ہی تھا ان کو
ہیں ذُرّیّت نبی (ﷺ) کی، بندے ہیں رحمان کے داتاؒ
جلیل القدر سارے اولیاؒ تسلیم کرتے ہیں
علی ہجویریؒ کو مانا گیا عرفان کے داتا
کوئی کشکول در کف ہو کہ سر پر تاج رکھتا ہو
علیؒ ہیں ہر فقیرِ راہ کے، سلطان کے داتا
تمنّائی ہیں ہم بخشش کے، تو ممدوحِ اجمیریؒ
ہیں راہِ جنّتُ الفردوس کے سامان کے داتا
نہیں دیکھا ہے خالی ہاتھ جاتا کوئی اس در سے
یہ ہیں دارندۂ اَسرار کے، انجان کے داتا
عقیدت سے جو دے گا حاضری، وہ اِن کو پائے گا
کرم کے، التفات و لطف کے، احسان کے داتا
مقاماتِ غُلُوِّ گفتار کو محمودؔ دیتے ہیں
مگر غربالِ اخلاص و وفا میں چھان کے، داتاؒ

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

اَخیار و اَتقیا کے ہیں رہبر ابُوالحسنؒ
اور عاصیوں کے ناصر و یاوَر ابوالحسنؒ

کیوں کاشفِ رُمُوزِ طریقت نہ آپ ہوں
ہیں بابِ شہرِ علمؓ کے مظہر ابوالحسنؒ

تشنہ رہے گا کیسے محب آپ کا کوئی
ہمراہ ہوں گے جب سرِ کوثر ابوالحسنؒ

ہیں رہنمائے کاروانِ زُہد و اِتقا
ہیں بحرِ معرفت کے شناور ابوالحسنؒ

ہو گا لباسِ صُوف سرِ حشر زیبِ تن
جیسے رہے جہان میں اکثر ابوالحسن

دل کے وَرَق پہ میرے، لکھا نام آپ نے
قسمت کا ہو گیا ہوں سکندر، ابوالحسن!

ان پر نگاہِ لطف و عطا و کرم رہے
ہیں حاضرِ دربارِ سخنور ابوالحسن!

محمودؔ پر نگاہِ عنایت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے
اور لُطف زا ہوئے ہیں برابر ابوالحسنؒ

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

لُطف کے، شفقت کے خُوگر گنج بخشؒ
ہوں گے یاوَر روزِ محشر گنج بخشؒ

مُستفادِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تنویروں سے ہیں
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) خُورِ ماہِ انور گنج بخشؒ

پیروی میں سُنّتِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیں
اولیاؒ تک میں قد آور گنج بخشؒ

نیّرِ بُرجِ عطا و فضل ہیں
لطف فرما ہیں برابر گنج بخشؒ

کر دی اصلاحِ بطُونِ مَردُماں
ہیں جو راہِ حق کے رہبر گنج بخشؒ

بحرِ زخّارِ علومِ باطنی
نورِ خالق، پُورِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) گنج بخشؒ

قاسمِ گنجِ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہیں ہم انسانوں سے برتر گنج بخشؒ

آپؒ کو محمودؔ مشکل تو بتا
تیرا بدلیں گے مقدر گنج بخشؒ

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

حاجت ہے لُطفِ وافرِ داتا حضورؒ کی
بس عرض یہ ہے زائرِ داتا حضورؒ کی

مومن ہوں سارے اپنے خدا کے ثنا طراز
حکمت ہے فکرِ نادرِ داتا حضورؒ کی

حُبِّ خدا تھی چہرۂ انور پہ بھی رقم
یہ کیفیت تھی ظاہرِ داتا حضورؒ کی

سایہ ہے سر پہ آپ کے نانا حضور (ﷺ) کا
رحمت ہے مجھ پہ قادرِ داتا حضورؒ کی

عزّت بحال دہر میں اسلامیوں کی ہو
فریاد ہے یہ شاعرِ داتا حضورؒ کی

داتا کے جو محب ہیں، وہ حق دارِ خُلد ہیں
بھد کیوں نہ ہو گی مُنکرِ داتا حضورؒ کی

احسان منداُن کا سدا سے ہوں، اور مری
ہے حیثیت ہی شاکرِ داتا حضورؒ کی

ہر سال ہے رشیدؔ کی طیبہ میں حاضری
عظمت تو دیکھو ذاکرِ داتا حضورؒ کی

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

دیارِ غزنی سے لاہور آنا فیضِ عالمؒ کا
ہے اس کی عزّت و وقعت بڑھانا فیضِ عالمؒ کا

ہے ہم پر سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کا لطفِ بے پایاں
کرم کرتے ہوئے روضہ دکھانا فیضِ عالمؒ کا

دلوں میں انقلابِ خوب تر کا پیدا کر دینا
زرِ عرفاں کو ہے ہر سُو لُٹانا فیضِ عالمؒ کا

درِ داتاؒ ہمہ اوقات ہے مرجعِ خلائق کا
ہر اک زائر کے لب پر ہے ترانہ فیضِ عالمؒ کا

علمبردار یہ ہیں نشرِ آیاتِ الٰہی کے
تو ہے اندازِ تبلیغ عاجزانہ فیضِ عالمؒ کا

نہیں زُوّار خود سے حاضرِ دربار ہو سکتے
یہ ہوتا ہے حقیقت میں بُلانا فیضِ عالمؒ کا

نہ کہتے کس لیے لاہور کو داتا نگر سارے
ہُوا مشہور جب "لنگر" کھلانا فیضِ عالمؒ کا

اسے تکریم کے قابل بنانے ہی کی صورت ہے
دلِ محمودؔ میں تشریف لانا فیضِ عالمؒ کا

راجا رشید محمود

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

خواہش یہ ہے کہ شعر پر ہو صادِ گنج بخشؒ
مل جائے منقبت پہ مجھے دادِ گنج بخشؒ

ازبر اُنھیں تھا درسِ حقیقت کا لفظ لفظ
نانا جو ان کے، آپ تھے استادِ گنج بخشؒ

نسبت کا اک تسلسلِ عظمت اِسے کہو
اولادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رہے اَجدادِ گنج بخشؒ

اُس کی سرِ نشور شفاعت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کریں
حاصل رہے کسی کو جو امدادِ گنج بخشؒ

غیرِ خدا کی اُس کے لبوں پر ثنا ہو کیوں
ہو نقش جس کے قلب پر ارشادِ گنج بخشؒ

اس شہرِ خوش پہ سایۂ الطاف ذات ہے
لاہور جو ہے معرفت آبادِ گنج بخشؒ

میں نے کرایا کیش اسے شہرِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
دل پر جو نقش ہو چکی تھی یادِ گنج بخشؒ

محمودؔ اِن کی یوں بھی یقینی ہے مغفرت
سب منقبت گو پائیں گے اسنادِ گنج بخشؒ

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

ہر خبر رکھتے ہیں داتاؒ آپ، نزد و دُور کی
حاضری فرمایئے منظور ہر مہجُور کی

بے کس و بے ثروت و نادار کی، مجبور کی
سیّد ہجویر داتاؒ نے مدد بھرپور کی

عام کر کے آپ نے عفو و عطا و درگزر
درد عنقا کر دیا، ہر اک مصیبت دور کی

اُس سے علمِ معرفت پھیلا جہاں میں ہر طرف
روضۂ داتاؒ سے پھُوٹی جو تجلّی نور کی

ہے گُداز و اہتزازِ معرفت کا در یہی
سر بخم رہنا یہاں پر، بات ہے دستور کی

حشر میں جانچیں گے، کتنا پیار کس کو ان سے تھا
ہو گی اک تفریق یہ رنجیدہ و مسرُور کی

جب دعا میں واسطہ تھا سیّدِ ہجُویرؒ کا
ہر گزارش ربِّ ارحم نے مری، منظور کی

بعدِ حمد و نعت، ہونٹوں پر ہو داتاؒ کی ثنا
جب سنو محمودؔ تم آواز بانگِ صُور کی

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

عطا ہے نبی (ﷺ) کی، سخاوت کسی کی
نمایاں ہوئی جس سے وُقعت کسی کی
جو ہو گی بہ حشر شوکت کسی کی
اسی سے عیاں ہو گی عظمت کسی کی
یہ دیکھی ہے دُنیا نے فطرت کسی کی
مدد کی، جو پائی مصیبت کسی کی
سوا فیضِ عالمؒ کے، دیکھی کسی نے
گراں مایہ اتنی ولایت کسی کی
نگاہوں میں جچتا ہے روضہ کسی کا
دلوں پر ہوئی ہے حکومت کسی کی
حبیبِ خدا (ﷺ) سی کوئی دیکھی سیرت
سوا اپنے داتاؒ کے، سیرت کسی کی
کثافت ہو عنقا، نفاست ہو پیدا
جو ہو لطف فرما لطافت کسی کی

خدا تک رسائی کی خواہش میں، لوگو!
مجھے راس آئی وساطت کسی کی
یہاں کرنے تبلیغِ توحیدِ خالق
تھی غزنی سے لاہور ہجرت کسی کی
عطا خواجگی کا نہ کیوں اوج ہوتا
تھی قدموں کی جاذب ریاضت کسی کی
وہ دیکھے گا روضے پہ رحمت برستی
کُھلی ہو جو چشمِ بصیرت کسی کی
یقیں ہے بہ حشر سب عاصیوں کو
کفایت کرے گی کفالت کسی کی
مدینے پہنچنا نہیں کوئی مشکل
ملے جب کسی کو اجازت کسی کی
یہ دُنیا کو ہے علم، داتا نگر میں
ہے ہر لحظہ جاری ضیافت کسی کی
جو ہیں جمع مدحت سرایانِ داتاؒ
کسی کا کرم ہے، عنایت کسی کی
مَیں محمودؔ کیا ہوں، مری منقبت کیا
ثنا لکھے جب کلکِ قدرت کسی کی

راجا رشید محمودؔ

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

سیّد ہجویرؒ کی نسبت کا پایا یہ اثر
حشر تک لاہور کہلائے گا داتاؒ کا نگر
چشمِ بینا چاہیے محمودؔ آئے گا نظر
ان کے روضے پر تصدّق نورِ خورشید و قمر
ہیں رجالُ الغیب حاضر باش ان کی بزم کے
بارگاہِ ربُّ العزّت میں ہیں داتاؒ معتبر
ہیں یہ روحانی گورنر خطّۂ پنجاب کے
جانتے ہیں یہ حقیقت اہلِ دانش دیدہ ور
وصف، عِلم اور حال کی تطبیق فرماتے ہیں یہ
تُو کبھی حاضر تو ہو دربار پر پچھلے پہر
لاڈلے شیرِ خداؓ کے ہیں یہ فرزند حسنؓ
یوں ہیں محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) کے لختِ جگر
ان کا اقلیمِ تصوّف پر تصرّف دیکھ کر
عالمِ حیرت میں ہیں اہلِ نظر، اہلِ خبر

گنج بخش علم و عرفاں، کاشفِ اسرار ہیں
ان مقاصد کے لیے حاضر تو ہو کوئی بشر
ان کے ہیں مدّاح سارے صُوفیہ متقدّمین
دین کے خورشید ہیں سرور (ﷺ) تو داتاؒ ہیں قمر
تشنگانِ معرفت کے ساقیِ خوش خُلق ہیں
جمع ہوتے ہیں جہاں سارے، وہ ہے داتاؒ کا در
آبیاری نخلِ حُبِّ سیّد ہجویرؒ کی
کرنی ہے تو پیش کر چشمِ عقیدت کے گہر
لرزہ بر اندام جب ہوں گے قیامت میں سبھی
دیں گے داتاؒ اپنے نانا (ﷺ) کی شفاعت کی خبر
حاضرِ دربارِ داتاؒ عارفانِ کاملیں
اس توقُّع میں رہا کرتے ہیں، ہو جائے نظر
دولتِ فقر و غنا پانے کو داتاؒ کے یہاں
عامی و زاہد کبھی پائے گئے شِیر و شکر
تیری کیا بے چارگی محمودؔ جب داتا حضورؒ
ہیں عطائے ربّ و فضلِ مصطفیٰ (ﷺ) سے چارہ گر

راجا رشید محمودؔ

("مناقب سیدِ ہجویر داتا گنج بخش" کے ان صفحات پر راجا رشید محمود کی منقبتیں تھیں۔ صفحہ ۷۷، ۹۲، ۸۳، ۸۴، ۱۰۴، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵،
۱۲۱، ۱۳۵، ۱۵۸، ۱۸۲، ۱۹۳، ۲۰۰)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

لکھاں کیہ تعریف میں تیری، یا داتا ہجویریؒ!
کیہ مجال کیہ طاقت میری، یا داتا ہجویریؒ
ناقصاں دا توں پیر ایں کامل، کاملاں دا ایں رہبر
کریں آسان توں راہ اوکھیری، یا داتا ہجویریؒ
توں ایں نور خدا دا مظہر، تیرا فیض عمومی
سب ولیاں توں شان اُچیری، یا داتا ہجویریؒ
حاجت مند کوئی جد کدھرے تیرا نام پکارے
کدے وی نہ توں لائیں دیری، یا داتا ہجویریؒ
دُنیا وچ توں رہ کے کیتیاں سوہنیاں نیک کمائیاں
اَج وی زندہ تیری ڈھیری، یا داتا ہجویریؒ
دن تے رات قبر تیری تے وسّن نوری جلوے
تک تک روضہ ہوئے نہ سیری، یا داتا ہجویریؒ
کرو خیالؔ تے پاک وطن نوں کڈھو ایس عذابوں
پاکستان تے جھل پئی نھیری، یا داتا ہجویریؒ

امین خیالؔ (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

دل دی ایہہ سدھر سی رکّی دیر دی
منقبت لکھّاں علیؓ ہُجویر دی
پر بنے رُشنائی نہ اتھرو مرے
سوچ دی اکھ روز ہنجو کیردی
موڑ دے نکلے کمانوں تیر نوں
کہہ گئے ایہہ بات رومیؒ دیر دی
گنج بخشاں توں نہ لے اک ادھ درم
کر طلب جھلیا توں ایتھوں ڈھیر دی
ہتھ سخیاں دا نہ ویکھے ایس نوں
جھولی تولے دی اے یا فر سیر دی
لے کے داتاؒ آئے چانن الف دا
ہو گئی جگمگ سی نگری نھیر دی
روشنی لئی ایتھے آوے اوہ، جدوں
دن کسے دے آپ قدرت پھیر دی
منقبت لکھّی تے روح بولی مری
لکھّ کاشرؔ فیر دی توں فیر دی

سلیم کاشرؔ (لاہور)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

مَیں چِراں توں تاہنگھ دا ساں آپ دی قاصدندا
ہُن تُساں مینوں بلایا، مُک گیا اے فاصلہ
مصطفائی، مرتضائی رحمتاں نے بے حساب
چل ریا لنگر تہاڈا امروں ازلی سلسلہ
یا سخی داتاؒ تہاڈا ہاں، سخاوت مان ایں
کجھ خزانے بے بہا چوں کر دیو مینوں عطا
دے دیو کشف العرض تے بخشیو کشف القلوب
جیبھ میری نوں مرے داتا جی کریو سیف چا
حُب تہاڈی اس طرح اندراں چ رنھ کے بہہ گئی
دُوروں روضہ پاک تکیاں چڑھ دلوں جاندا اے چا
میں ہاں اک باوا نمانا دُوریاں نوں چھڈ دیو
پاں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) دے جوڑیاں دا واسطہ
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

نذرِ داتا رحمۃ اللہ

داتاؒ پیا، تیرے لاہور وچ غوث قطب ابدال پے گھُمدے نیں
تبرک سمجھ کے بڑی عقیدت نال مٹّی تیری گلی دی چُم دے نیں

ایہہ نہیں ہویا، ضرورت منگتے دی پوری تیرے دروازے توں ہوئی نہیں اے
جیہڑا تیرے دربار توں گیا خالی، اوہنوں کے دربار دی ڈھوئی نہیں اے

بڑے غضب دیاں نھیریاں جُھلیّاں سن، اگ وریاں نے جدوں بالی سی
تتّی وا نہیں لگی لاہوریاں نوں، کیتی اوہناں دی آپ رکھوالی سی

کشف المحجوب تصوّف دیاں رمزاں نوں پیر مرشد وانگ سمجھاوندی اے
جیہڑے رب نوں بھالن ٹُردے نے، ایہہ اوہناں نوں راہ وکھاوندی اے

واقعہ دُدھ والا دنیا جان دی اے، روحانی علم نال اوس نوں ہار دتی
کڈھ کے نھیریاں چوں چانن بخش دتا، رائے راجُو دی نسل سنوار دتی

نظام الدین اولیاءؒ جیہی عظیم ہستی کشف المحجوب بارے ایہہ فرمایا اے
جس بندے دا مرشد کوئی نہیں اے، ایہنے اوہناں دی راہ وکھایا اے

پوری دُنیا چوں دُکھاں دے مارے ہوئے رُوندے ہوئے دربار تے آوندے نیں
تیری چھتر چھاویں بہہ کے تھوڑا جیہا چر 'مُڑ کے ہسدے گھراں نوں جاوندے نیں

ایہہ میرا مشاہدہ اے' کے ہور دی گل نہیں' خلقت نال یقین دے منگدی اے
ایدھر صدا کیتی' ایدھر چیز مل گئی' ویکھی تکی اے سرہوں جمدی اے

ذکر رب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دا ہُندا اے ہر ویلے' رحمت دی بارش اُکدی نہیں
کیا شان اے داتا دربار تیری' کیسے ویلے تلاوت مُرکدی نہیں

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فیض تہاڈے دربار توں پایا اے
شعر حشر توڑی دُنیا نوں یاد رہے گا' تہاڈی شان وچ جو فرمایا اے

محمد اقبال دیوانہ (لاہور)

کشفِ تصوّف

تصنیف و تالیف کی تمثیل کے مختلف کردار سامنے آتے رہتے ہیں۔ حرف و الفاظ کی روزانہ کھپت اور خیال و فکر کی مُوشگافیاں موجود رہتی ہیں لیکن مشاہدۂ حق کی گتھیوں کو سُلجھانے پر مائل ذوقِ تحقیق اسرار و غوامضِ حیات کی درُوں بینی کرتا ہُوا الگ نظر آتا ہے۔

موضوع اگر دل پر برتا ہُوا ہو' روح اگر مضمون کے اور چھور کی پوری طرح حقیقت جان چکی ہو' راستے کی تنگنائیوں اور گھاٹیوں پر عبور ہو' تدبُّر و فراست کی خشک وادیاں پانی ہو گئی ہوں' حق رسی کی منزل پالی گئی ہو تو کشفِ حجاب کی صورت بنتی ہے۔

کفِ کُوزہ گر جس طرح سرشتِ گل کو نقش و نگار دیتا ہے اسی طرح عرفانِ ذات کی حامل ہستی کے مرتبہ کاغذی نقش اپنے اندر ایک گلشنِ معانی رکھتے ہیں۔

ایک دانندۂ اسرار نے "قند پارس" میں حقائق کی مند بند کلیوں کو تبسّم و تکلّم پر اکسایا ہے۔ اس میں خوشبوئے حقیقت کے جمالی و جلالی دھارے پھوٹ بہے ہیں اور غربالِ نقد ہاتھ میں رکھنے والے یہ ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کمالِ حکمت کی خوش رنگ بہاریں کبھی اتنی کُھل کر نہ کِھلی تھیں اور روحانیت کے پھولوں نے اپنی قبائیں اس انداز میں چاک نہ کی تھیں کہ ہر حسِ باصرہ و شامّہ اس سے متمتّع ہو سکے۔

گلشنِ رُشد و ہدایت میں چہچہانے کے خواہش مند ہر پنچھی کو اس مجمد تصنیف کی بُوئے دل آویز مست کر سکتی ہے۔ معیارِ اخذ و ترک معلوم کرنا ہو تو اُٹھے ہوئے پردوں میں جھانکنا ہو گا۔

سحابِ روحانیت کو ترسے ہوئے لوگ علی ہجویریؒ کی تفکّر انگیز اور تدبُّر آموز کتاب کے مندرجات سے مستفید ہونے کے بعد یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے کہ احوالِ تصوّف کے اس تعطّر سے فضا جب تک آشنا نہ تھی' گویا اپنے آپ سے بیگانہ تھی۔

اس مُرشد کی ہدایت اور رہنمائی میں سلوک کی منزلیں مارنے والے' معصیت کے

ٹوکرے اور حرص و ہوا کی گٹھڑیاں اپنے سروں سے اتار پھینکتے ہیں اور عرفانِ نفس اور معرفتِ الٰہی کے وسیلوں سے فیض یاب ہوتے ہیں جن کی نشاندہی دانندہ رازہائے حقائق نے کمال حزم و احتیاط اور یقینی اعتماد کے بل پر فرما دی ہے۔ مستقبل کی منڈیر پر پھیلی ہوئی ہستی مسکراتی حق آشنا نیل مقصدِ حیات کے اسرار و رموز کی خوشبو بکھیر رہی ہے۔

محجوب حقائق کے کشّاف، روحانیت کے بحرِ ناپیدا کنار کے بے مثل شناور، ظواہر کے شناسا اور باطنوں کے رازدار، داتا گنج بخشؒ خوف اور حزن سے مامون اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہستی ہیں۔ طائرِ معنیٰ اس ہستی کے دامِ نظر کا اسیر تھا، سلطانِ چشتؒ کی زبانِ حق ترجمان نے اسے مظہرِ نورِ خدا مانا۔ وہ ہستی ہمنامِ علیؓ بھی ہے، اولادِ علیؓ بھی۔ اُس کے نام سے منسوب نگری پر اس کا سایۂ نقشِ کفِ پا ہے، اس لیے مامون ہے۔ یہ زندہ ہستی، جس کے دم سے خاکِ پنجاب بھی زندہ ہوئی اور زندہ ہے اور دنیائے طریقت بھی اسرار آشنا ہوئی۔

دوشِ ہوائے دہر پر موجِ آرام طلبی خرامیدہ ہے، تحقیق و تفحّص کی راہیں گردِ ظاہر بینی سے اٹ چکی ہیں، ذوقِ مطالعۂ حقائق ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ ملاسِ تفاخر و تعیش کے حجاب میں لپٹی ہوئی دنیاداریاں آنکھوں کو چندھیا دینے والے دامِ ہم رنگِ حقیقت بچھائے بیٹھی ہیں۔

ایسے میں اگر ہم عامی عقیدت سے کچھ آگے بڑھ کر تعلیماتِ داتاؒ کو کردار و عمل کی پہنائیوں پر پرفشاں ہونے دیں، تصوّف کے نام لیوا دکانداری کے دنیوی نفع کی طمع چھوڑ دیں، محققین اور ادبا لفظی اور نظری مباحث کے ساتھ ساتھ افکارِ گنج بخشؒ کے ابلاغ نامہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور علمِ دین کے دعویدار اور خطباء ظاہریت کے خول سے نکل آئیں تو کشف المحجوب میں بیان کردہ معارف سب کی رہنمائی کریں گے۔ ورنہ جس ڈگر پر ہم گامزن ہیں، یہ تو ہمیں کسی منزل پر نہیں پہنچائے گی۔

راجا رشید محمود

(۱۲ فروری ۲۰۰۹ کو "سید ہجویر تصوف سیمینار" منعقدہ جینٹ روم پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پڑھا گیا)

اشاریہ منقبت گویان داتاؒ

(بترتیب حروف تہجی بلحاظ تخلص)

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

راجا رشید محمود کی مطبوعات

50 مجموعہ ہائے نعت (اردو): ورفعنا لک ذکرک ۔ حدیثِ شوق ۔ منشورِ نعت ۔ سیرتِ منظوم ۔ ۹۲ ۔ ضمیر کرم ۔ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ قطعاتِ نعت ۔ حی علی الصلوٰۃ ۔ مخمساتِ نعت ۔ تضامینِ نعت ۔ فردیاتِ نعت ۔ کتابِ نعت ۔ حرفِ نعت ۔ نعت ۔ سلامِ ارادت ۔ اشعارِ نعت ۔ اوراقِ نعت ۔ مدحتِ سرور ﷺ ۔ عرفانِ نعت ۔ دیارِ نعت ۔ تسبیحِ نعت ۔ صباحِ نعت ۔ احرامِ نعت ۔ شعاعِ نعت ۔ دیوانِ نعت ۔ منتشراتِ نعت ۔ منظومات ۔ تجلیاتِ نعت ۔ وارداتِ نعت ۔ بیانِ نعت ۔ مینائے نعت ۔ حرمِ نعت ۔ التفاتِ نعت ۔ عنایاتِ نعت ۔ مرقعِ نعت ۔ نیازِ نعت ۔ بستانِ نعت ۔ سرودِ نعت ۔ تابشِ نعت ۔ صدائے نعت ۔ منہاجِ نعت ۔ متاعِ نعت ۔ قندیلِ نعت ۔ ذوقِ مدحت ۔ فانوسِ نعت ۔ مشعلِ نعت ۔ کہکشانِ نعت ۔ اہتزازِ نعت ۔ نعت زریں (ساڑھے پانچ ہزار صفحات)

2 مجموعہ ہائے حمد: ہو توحید ۔ خدائے شہ زمن (248 صفحات)

3 مجموعہ ہائے نعت (پنجابی): نعتاں دی اَئی ۔ حق دی تائید ۔ ساڈے آقا سائیں (248 صفحات)

تحقیقِ نعت 13 تالیفات: پاکستان میں نعت ۔ خواتین کی نعت گوئی ۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی ۔ نعت کیا ہے؟ اقبال و احمد رضا مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ ۔ انتخابِ نعت ۔ مولانا ظفر الدین بہاری اور ان کی نعت گوئی ۔ مقدمہ "نعت کائنات" ۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا ۔ جلد اول ۔ جلد دوم ۔ مدحت سرایانِ حضور ﷺ ۔ شاعرانِ نعت ۔ نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ ۔ (2704 صفحات)

تدوین حمد: حمدِ باری تعالیٰ ۔ حمدِ خالق (404 صفحات)

تدوین نعت: 88 کتابیں ۔ 11630 صفحات

تخلیق مناقب: مناقبِ صحابہ (242 صفحات)

تدوین مناقب: (6) ۔ مناقبِ سید ہجویرؒ ۔ مناقبِ گنج بخش ۔ مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ ۔ مناقبِ غوثِ اعظم ۔ مناقبِ سید ہجویری داتا گنج بخش ۔ نذرِ داتا (1130 صفحات)

سیرت حضور ﷺ: 12 کتابیں ۔ 1988 صفحات

اسلامیات: 7 کتابیں ۔ 736 صفحات

انگریزی اور اردو سے تراجم: 4 ۔ 1964 صفحات

بچوں کے لیے نظمیں: راج دُلارے (96 صفحات)

تاریخ / شخصیات: (3 کتابیں) (تحریکِ ہجرت 1920 ۔ اقبال ۔ قائد اعظم اور پاکستان ۔ قائد اعظم افکار و کردار (784 صفحات)

سفرنامے: سفرِ سعادت ۔ منزلِ محبت ۔ دیارِ نور ۔ سرزمینِ محبت ۔ نعت کے سائے میں (560 صفحات)

ماہنامہ "نعت" لاہور: جنوری 1988 سے تا حال باقاعدہ اشاعت (تقریباً 28000 صفحات)

عرفانِ الٰہی کی جو منزل پہ نہ پہنچائے
وہ سیدِ ہجویرؒ کا منہاج نہیں ہے

دربار پہ داتاؒ کے جھکی گردنیں دیکھو
کیا مملکتِ قلب پہ یہ راج نہیں ہے

ہجویریؒ کے "لنگر" سے جسے مل گیا کھانا
وہ گنجِ گراں مایہ کا محتاج نہیں ہے

آ سیدِ ہجویرؒ کے دربار میں، اور دیکھ
کیا گنجِ سخاوت یہاں مواج نہیں ہے

تکریم کے قابل تو کہاں ہے، ترے سر پر
گردِ درِ داتاؒ کا اگر "تاج" نہیں ہے

کل پائے گا کیسے تُو پیمبر ﷺ کی شفاعت
داتاؒ کا ثنا گو تُو اگر آج نہیں ہے

دروازۂ داتاؒ پہ مدد کرنا کسی کی
محصول نہیں ہے، یہ کوئی باج نہیں ہے

کرتا ہے بیاں داتاؒ کے ہر سال مناقب
محمود یہی کیا تری معراج نہیں ہے

راجا رشید محمود